عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۵ | ۳ تا ۹ رجب ، ۱۴۱۷ھ بمطابق ۱۵ تا ۲۱ نومبر ۱۹۹۶ء | شمارہ نمبر ۲۵

کلیدی آسامیوں سے قادیانیوں کی برطرفی کے مطالبہ کا جواز

آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کراچی

رواداری اور دینی غیرت

جانشین مولانا حسین احمد مدنیؒ کا دورہ پاکستان

قادیانی کافر کیوں؟

قیمت : ۵ روپے

ایک ضروری اعلان و خوشخبری

ماہنامہ "لولاک" کا مرکزی دفتر ملتان سے اجراء

○ ----- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی راہنما حضرت مولانا تاج محمود صاحب مرحوم نے آج سے پینتیس سال قبل ہفت وار لولاک کا فیصل آباد سے اجراء فرمایا تھا اور عرصہ تیس' پچیس سال خون دل سے اس کی آبیاری فرماتے رہے۔ ایک زمانہ میں رد قادیانیت کے ضمن میں ہفت وار لولاک کو ایک تاریخی مقام حاصل تھا۔ آپ نے لولاک کو عالمی مجلس کا ترجمان بنا دیا تھا۔ اس زمانہ میں قادیانیت کے خلاف کام کرنا جان جوکھوں میں ڈالنے کے مترادف تھا۔

○ ----- آپ کی خدمات کے بعد آپ کے صاحبزادے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب مدظلہ نے اپنے گرامی قدر والد مرحوم کی روایات کو زندہ رکھا اور ہفت وار لولاک مثالی خدمات انجام دیتا رہا

○ ــــــ گزشتہ کچھ عرصہ سے لولاک کی اشاعت میں تعطل پیدا ہو گیا تھا' جس کا ملکی و جماعتی حلقہ میں بہت اثر لیا گیا۔ جبکہ عرصہ سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان سے ایک ترجمان شائع کیا جائے۔ ہفت وار لولاک فیصل آباد' ہفت وار ختم نبوت کراچی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دونوں ترجمانوں نے جو مثالی و سنہری خدمات سرانجام دی ہیں وہ تاریخ کا ایک حصہ ہے۔

○ ----- محرم ۱۴۱۷ھ میں عالمی مجلس کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس منعقدہ ملتان میں متفقہ طور پر طے ہوا کہ ہفت وار لولاک فیصل آباد کو بجائے ہفت وار کے ماہنامہ کر دیا جائے اور بجائے فیصل آباد کے مرکزی دفتر ملتان سے شائع کیا جائے۔

○ ــــــ حسب سابق اس کے مدیر حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب ہوں گے۔ اور اس کے جملہ انتظامات' آمد و صرف کی ذمہ داری دفتر مرکزیہ کی ہو گی۔

○ ----- عالمی مجلس کے اس فیصلہ کا مبلغین حضرات و جماعتی رفقاء نے بھرپور خیر مقدم کیا ہے اور ہر ایک نے بڑھ چڑھ کر اسے کامیاب بنانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔

○ ــــــ فیصل آباد سے ملتان لانے کے لئے چند قانونی دشواریاں ہیں۔ جونہی وہ دور ہو گئیں ان شاء اللہ العزیز اسے دفتر مرکزیہ سے شائع کرنے کا اہتمام کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز۔

○ ----- تمام دینی حلقہ اور ختم نبوت کے مشن سے وابستہ حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس امر خیر دعاء فرمائیں۔ اللہ رب العزت محض اپنے فضل و احسان سے اسے شروع کرنے کی توفیق ارزاں فرمائیں۔ پرچہ کن خصوصیات کا حامل ہو گا۔ زر مبادلہ' ضخامت' مضامین کی ترتیب و پالیسی اور دیگر امور کی تفصیلات طے کی جا رہی ہیں۔ جنہیں عنقریب آپ کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔

وما توفیقی الا باللہ' علیہ توکلت والیہ انیب

رابطے کا پتہ

(حضرت مولانا) عزیز الرحمان جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ۔ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد ۱۵ شمارہ ۲۵

۱۰ تا ۱۶ رجب ۱۴۱۷ھ
مطابق ۱۵ تا ۲۱ نومبر ۱۹۹۶ء

قیمت ۵ روپے

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
○ مولانا عزیز الرحمن جالندھری
○ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا نذیر احمد تونسوی
○ مولانا منظور احمد حسینی ○ مولانا محمد جمیل خان
○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرکولیشن منیجر: محمد انور

قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و ترتیب: ارشد دوست محمد، محمد فیصل عرفان

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے ششماہی: ۱۲۵ روپے سہ ماہی: ۷۵ روپے

بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۱۰۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ
اور ایشیائی ممالک ۴۰ امریکی ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش نمبر ۹-۴۸۷ کراچی پاکستان ارسال کریں

اس شمارے میں

❑ کلیدی آسامیوں سے قادیانیوں کی برطرفی کے مطالبہ کا جواز ۳
❑ کراچی کی تاریخ میں پہلی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۷
❑ قادیانی کافر کیوں؟ ۱۰
❑ جانشین شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ کا دورہ پاکستان ۱۳
❑ اسلام اور ازدواجی زندگی ۱۶
❑ اصلاح انسانیت اور اسوہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۸
❑ رواداری اور دینی غیرت ۲۳
❑ اخبار ختم نبوت ۲۵

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171 737-8199

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون 514122-583486 فیکس 542277

پبلشر: عبدالرحمن باوا طابع: سید شاھد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۱۰۳ ابیز ریٹائڈ لاوس کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلیدی آسامیوں سے قادیانیوں کی برطرفی کے مطالبہ کا جواز

۲۵ ر اکتوبر بروز جمعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام شاہراہ قائدین متصل جامع مسجد باب الرحمت پر عظیم الشان کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ قادیانیت مذہبی تحریک نہیں سیاسی تحریک ہے اور یہ پاکستان سے زیادہ اپنے فرقے کے سربراہ کے وفادار ہیں اس لئے کلیدی عہدوں پر ان کا فائز رہنا ملک کے استحکام اور ملت کے مفاد کے خلاف ہے۔ اسی طرح شاہ فرید الحق جمعیت علماء پاکستان کے رہنما نے کہا کہ ہمیں کہا جاتا ہے کہ اگر قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں تو آپ کو کیا حق ہے کہ آپ کو اس سے روکیں بنیادی حقوق بھی تو کوئی ہیں۔ میں نے ان کو جواب دیا کہ یہ ہمارا فیصلہ نہیں خدائی فیصلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ منافقین کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں کہ منافقین جھوٹ بولتے ہیں۔ وہ دل سے نہیں مانتے۔ تو جب منافقین مسلمان نہیں کہلوائے جاسکتے تو قادیانی گروہ جو واضح طور پر کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے (نعوذ باللہ) اس کے باوجود کیسے وہ مسلمان ہوسکتے ہیں۔ ہم اسلام کے نام پر کسی کو اپنی پیٹھ پر خنجر گھونپنے نہیں دیں گے۔ اسی طرح دیگر مقررین اور قراردادوں کے ذریعہ بھی واضح کیا گیا کہ قادیانیوں کو آئین کا پابند بنا کر ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں اور ملک دشمن پروپیگنڈے پر پابندی عائد کی جائے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کے ذریعہ شعائر اسلام استعمال کرنے پر پابندی عائد کردی تو پھر مسلمانوں کی طرف سے یا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ان کے خلاف نازیبا اور ناجائز پابندیوں کے مطالبہ کا کیا جواز ہے۔ پاکستان میں دوسری غیر مسلم اقلیتیں بھی ہیں۔ ان کے وزیر بھی ہیں۔ اراکین اسمبلی بھی ہیں۔ بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں۔ ایک دفعہ ایک عیسائی چیف جسٹس کے عہدے پر بھی فائز رہ چکا ہے۔ پھر یحییٰ خان نے پاکستان میں اسلامی نظام کے سلسلے میں جو کمیٹی تشکیل دی تھی اس کی سربراہی بھی ایک عیسائی جج کے سپرد تھی۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ وزارت قانون پر بھی ایک غیر مسلم فائز ہوچکا ہے' پھر کیا وجہ ہے کہ قادیانیوں کے بارے میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا موقف اتنا شدید اور سخت ہے کہ مغربی دنیا اور باہر کے لوگ بھی بنیادی حقوق کے ضمن میں ان کی حمایت کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ اسی سلسلے میں عرض ہے کہ قادیانیوں اور دوسری غیر مسلم اقلیتوں کے معاملے میں بہت زیادہ فرق ہے اس لئے ان کے ساتھ محض غیر مسلم اقلیت والا معاملہ نہیں کیا جاسکتا بلکہ ان کے ساتھ ان کے سلوک جیسا معاملہ کیا جائے گا۔ جس طرح کوئی شہری اگر ملک وملت کے خلاف بغاوت اور غداری کا ارتکاب کرے تو اس کے ساتھ عام شہری کا معاملہ نہیں کیا جاتا۔ آیئے دیکھیں کہ قادیانیوں کا پاکستان اور مسلمانوں کے ساتھ کیا معاملہ ہے اور اس معاملہ کی وجہ سے وہ کس سلوک کے مستحق ہیں اور ان کا مسلمانوں کے ساتھ ابتداء سے اب تک کیا معاملہ رہا ہے تاکہ مسلمان بھی ان کے ساتھ انہی کے انداز کا معاملہ کریں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۸۹ء میں مسیح موعود کا دعوی کیا تو علماء لدھیانہ نے غلط عقائد کی وجہ سے اس کے کفر کا اعلان کیا۔ اس کے بعد ۱۹۰۱ء میں نبوت کا اعلان کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اعلان کردیا کہ اس کے نہ ماننے والے کافر اور کنجریوں کی اولاد ہیں اور اپنے خلاف بولنے والے کے خلاف انگریز سرکار جس کا وہ خود ساختہ پودا تھا حرکت میں لے آیا اور انگریز سرکار نے ان مسلمانوں کو جو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد تک کے جھوٹے مدعیان نبوت کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ان کے خلاف مقدمات قائم کرکے ان کو جیلوں میں بند کرنا اور ان پر ظلم و ستم ڈھانا شروع کردیا۔ پوری مسلم امت انگریز سرکار کی غلامی سے نجات کے لئے جہاد آزادی میں مصروف تھی لیکن مرزا غلام احمد قادیانی انگریز حکومت کو رحمت خداوندی اور ملکہ وکٹوریہ کو اللہ تعالی کا نور قرار دے کر ان مجاہدین اسلام کے خلاف فتوی بازی کرتے جہاد کو حرام قرار دے دیا تھا۔ پوری امت مسلمہ برصغیر کے ایک ایک خطے سے انگریزوں کو نکالنے کے حق میں ووٹ دے رہے تھے اور مسلمانوں کی الگ ریاست کے لئے اپنی اکثریت ثابت کر رہے تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت اور اس کی اولاد کشمیر میں انگریزوں کو خط لکھ رہی تھی کہ ہم مسلمان نہیں اس لئے ہمیں مسلمانوں سے الگ فہرست میں درج کیا جائے اور اس کا نتیجہ ہے کہ کشمیر اب تک ہندوؤں کی غلامی میں ہے' پاکستان بننے کے بعد پاکستان کے مسلمان ملک میں استحکام پیدا کرنے کے لئے قربانیاں دے رہے تھے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت پاکستان کو احمدی اسٹیٹ بناکر پاکستان کا اسلامی تشخص ختم کرانے کی کوشش میں مصروف عمل تھے۔ سر ظفر اللہ اپنے سربراہ مرزا بشیرالدین محمود کی ہدایت پر پورے ملک کو یا کم از کم بلوچستان کو احمدی ملک بنانے کی سازشوں کے جالے بن رہا تھا۔ پورے ملک میں قادیانیت کے خلاف گفتگو کرنا۔ عقیدہ ختم نبوت بتانا جرم قرار دے دیا زبردستی قادیانی بنانے کی کوششیں کی جارہی تھیں یہاں تک کہ خان آف قلات کی ریاست میں جب سر ظفر اللہ گیا تو خان قلات کو بھی قادیانیت کی دعوت دی۔ ملک کے تمام سفارت خانوں کو قادیانیت کی مشنری میں تبدیل کردیا تھا اور سفارت خانے سے قادیانیوں کا لٹریچر تقسیم ہوتا اور قادیانیت کی تبلیغ ہوتی سر ظفر اللہ پاکستان سے زیادہ ربوہ کا وفادار اور ملک کے سربراہ کے حکم سے زیادہ مرزا بشیر الدین کے حکم کو ترجیح دیتا۔ اس لئے جب مرزا بشیر الدین نے اعلان کیا کہ ۱۹۵۲ء گذرنے نہ پائے اور بلوچستان احمدی اسٹیٹ بن جائے تو سر ظفر اللہ نے وزیر خارجہ ہونے کے باوجود مرزا بشیر الدین محمود کی اس تجویز کو عملی جامہ پہنانا شروع کردیا اور پاکستان کے استحکام پر ضرب لگائی۔ یہ تو اللہ تعالی نے فضل فرمایا اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جاں نثاران ختم نبوت کو قادیانیت کے اس منصوبہ کو ناکام بنانے کی دعوت دی اور صرف لاہور میں دس ہزار نوجوانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ ایک لاکھ سے زائد علماء کرام' مشائخ عظام' رضا کاران ختم نبوت نے جیلوں کی صعوبتیں برداشت کیں اور پاکستان قادیانی اسٹیٹ ہونے سے بچ گیا اور مرزا بشیر الدین محمود کی پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔ اس طرح ۱۹۷۴ء میں فضائیہ کا سربراہ ایئر مارشل ظفر مقرر ہوا جو کہ قادیانی تھا۔ اس نے قادیانیوں کے سالانہ جلسہ ربوہ کے موقع پر مرزا ناصر کو اس وقت ہوائی جہازوں کے ذریعے سلامی دی جبکہ مرزا ناصر تقریر کررہا تھا حالانکہ اس قسم کا اقدام ملک وملت کے لئے دفاع کے سراسر خلاف ہے اور اس کو حکومت کو علم تک نہیں تھا۔ ایم ایم قادیانی جب مشیر مالیات تھا اس نے معاشی پالیسی ایسی ترتیب دی جس سے ملک کو نقصان پہنچے۔ اس وقت بھی قادیانی پوری دنیا میں مسلمانوں اور پاکستان کو بدنام کرنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑتے۔ پوری دنیا مین جھوٹی سیاسی پناہ حاصل کرکے ملک کے خلاف مغربی ممالک کے ہاتھ میں ہتھیار دے رہے ہیں کہ وہ اس کو چلاکر جب چاہیں پاکستان کے خلاف استعمال کریں۔ امریکہ نے قادیانیوں کے اس پروپیگنڈہ کی وجہ سے پاکستان پر بہت ساری اقتصادی پابندیاں عائد کی ہیں۔ ان صورت بالا سے یہ واضح ہوگیا کہ قادیانی جماعت کی حیثیت ایک غیر مسلم اقلیت کی نہیں بلکہ اسلام دشمنوں کی ہے اور وہ ملک کو اس کے اصل حقداروں سے نکال کر اپنی تحویل میں لینا چاہتے ہیں۔ وہ صرف پاکستان کی غالب اکثریت مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے ایک ارب بیس کروڑ سے زائد مسلمانوں کو کافر اور کنجریوں کی اولاد سمجھتے ہیں۔ اس جماعت کی کوشش ہے کہ وہ کسی طرح بھی مسلمانوں کی وابستگی حضور آخر الزمان ﷺ سے ختم کرکے مرزا غلام احمد قادیانی جیسے جھوٹے شخص سے کردی جائے ایسی صورت حال میں مسلمانوں کا اپنے ایمان کی حفاظت دور اپنے ملک کی حفاظت کے لئے یہ مطالبہ کرنا ضروری ہے کہ قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے اور ان کی ان سرگرمیوں کو جس کی وجہ سے مسلمانوں کے ایمان کو خطرات ہوں یا مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہونے کا اندیشہ ہو یا پابندی عائد

کی جائے۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں پر فائز ملک و ملت کے دفاعی اور روحانی استحکام دونوں کے خلاف ہے۔ قادیانی افسر کلیدی عہدوں پر بیٹھ کر اپنے تحت عملے میں صرف قادیانی کو ترقی دیں گے۔ اس عہدے کے ذریعہ اپنے ماتحت عملے کے ایمان کو خراب کرنے کی کوشش کریں گے اور ناکامی کی صورت میں اس کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بنیں گے۔ اپنے عہدے سے قادیانیت کی تبلیغ کریں گے جیسا کہ پی آئی اے میں دیکھا گیا کہ قادیانی افسران نے ٹنوں کے حساب سے اپنا دین دشمن اور اسلام دشمن لٹریچر بلا معاوضہ دنیا بھر میں پہنچایا۔ کئی مسلمانوں کی ترقی روک کر قادیانیوں کو ترقی دی۔ کئی بڑے بڑے ٹھیکے قادیانیوں کو دلائے۔ اس طرح فوج میں بھی قادیانیوں کی طرف سے اسی قسم کی حرکتیں کی گئیں۔ اس لئے مولانا فضل الرحمان کا یہ مطالبہ کرنا کہ قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے برطرف کیا جائے اور ان کو کلیدی عہدوں پر فائز نہ کیا جائے بلکہ برحق صحیح اور ملک و ملت کے بہترین مفاد میں ہے اور یہ مطالبہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا بھی ہے مولانا فضل الرحمان نے اس مطالبے کی حمایت کرکے اس کو تقویت پہنچائی ہے معلومات کے مطابق مولانا فضل الرحمان نے صدر پاکستان سے ملاقات میں بھی اپنا یہ مطالبہ دہرایا ہے۔ یہ صرف مجلس تحفظ ختم نبوت یا مولانا فضل الرحمان کا ہی نہیں پورے پاکستان کے مسلمانوں کا ہے۔ حکومت کو ان مضمرات پر غور کرکے اس مطالبہ کو تسلیم کرلینا چاہئے اس میں حکومت کا اپنا بھی فائدہ ہے اور مسلمانوں کا فائدہ تو کسی سے مخفی نہیں۔ اسی طرح شاہ فرید الحق صاحب کا یہ کہنا بھی درست ہے کہ حضور ﷺ کے علاوہ کسی اور کو نبی ماننے والے کو ہم کسی صورت میں مسلمان تسلیم نہیں کرسکتے۔ اور جو کوئی ایسا کرے گا مسلمان اس کی سخت مزاحمت کریں گے اور یہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مشن ہے اور اس مشن میں تمام جماعتیں مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ہیں جیسا کہ خود شاہ فرید الحق نے کہا کہ مسلمانوں میں معمولی اختلافات آپس میں ہوسکتے ہیں لیکن نبی اکرم ﷺ کے سلسلے میں ہم کسی کو یہ اجازت نہیں دیں گے کہ وہ آپ ﷺ کے مقابلے میں مسلمانوں کو کسی اور جھوٹے کے ساتھ وابستہ کرے کانفرنس میں بھی یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ اگر قادیانیوں کو تعلیمی ادارے واپس کئے گئے تو مجلس عمل ختم نبوت سخت مزاحمت کرے گی اور یہ مطالبہ بھی حق بجانب ہے کیونکہ قادیانی ان اداروں کو اپنی دین دشمنی کا مرکز بنائیں گے۔ بہرحال قادیانیوں اور دوسرے غیر مسلموں میں بہت فرق ہے اس لئے قادیانیوں کے سلسلے میں مسلمانوں کو موقف سخت اور دشمنوں والا معاملہ ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے دشمنی کے باوجود کبھی تشدد کا راستہ استعمال نہیں کیا۔ قانون کو ہاتھ میں نہیں لیا۔ یہ مطالبہ نہیں کیا کہ پاکستان سے ان کو نکال دیا جائے البتہ یہ مطالبہ ضرور کیا ہے کہ قادیانیوں کو غداری اور ملک دشمنی کی بنیاد پر سزا دی جائے اور ان کو آئین کا پابند بنایا جائے اور یہ مطالبہ کسی صورت میں غیر مناسب نہیں.........

○

انسانی لباس میں شیطان

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ آنحضرت ﷺ سے خیر کی باتیں پوچھا کرتے تھے اور میں آپؐ سے شر کے بارے میں تحقیق کیا کرتا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے لاعلمی کی وجہ سے پہنچ جائے' فرماتے ہیں' میں نے (ایک دفعہ) عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر میں پھنسے ہوئے تھے' حق تعالیٰ شانہ' نے (آپ کی بدولت) ہمارے پاس یہ خیر بھیج دی (یعنی اسلام) تو کیا اس خیر کی بعد بھی کوئی شر ہوگا؟ فرمایا! ہاں' مگر اس میں کدورت ہوگی' میں نے کہا کدورت کیا ہوگی؟ فرمایا کچھ لوگ ہوں گے جو میری سنت کے بجائے دوسری چیزوں کی تلقین کریں گے' ان میں نیک و بد کی آمیزش ہوگی' میں نے کہا اچھا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہوگا؟ فرمایا ہاں! جہنم کے دروازوں پر بلانے والے ہوں گے جو ان کی دعوت پر لبیک کہے گا' اسے جہنم میں جھونک دیں گے' میں نے کہا یا رسول اللہ! ذرا ان کا حال تو بیان فرمایئے' فرمایا وہ ہماری ہی قوم سے ہوں گے اور ہماری ہی زبان بولیں گے (یعنی اسلام کے مدعی ہوں گے اور اس کی اصطلاحات کو مطلب براری کے لیے استعمال کریں گے) میں نے عرض کیا' اگر یہ وقت مجھ پر آجائے تو آپ مجھے کیا ہدایت فرماتے ہیں' فرمایا! مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام سے چمٹے رہنا' میں نے کہا اگر اس وقت نہ مسلمانوں کی جماعت ہو نہ امام تو فرمایا پھر ان تمام فرقوں سے الگ رہو خواہ تمہیں کسی درخت کی جڑ میں جگہ بنانا پڑے حتیٰ کہ اسی حالت میں تمہاری موت آجائے"۔

اور ایک روایت میں ہے کہ میرے بعد کچھ مقتدا اور حکام ہوں گے جو نہ میری راہ پر چلیں گے نہ میری سنت کو اپنائیں گے' ان میں کچھ ایسے لوگ کھڑے ہوں گے جن کے قلوب انسانی جسم میں شیاطین کے قلوب ہوں گے' حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر یہ برا وقت مجھ پر آجائے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟ فرمایا! (جائز امور میں) امیر کی سمع و طاعت بجالانا خواہ وہ تیری کمر پر کوڑے مارے اور تیرا مال لے لے تب بھی سمع و طاعت بجالانا"۔

رپورٹ: ابو مریم

کراچی کی تاریخ میں پہلی عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس

کراچی شہر کو یہ خصوصیت حاصل رہی کہ ختم نبوت تحریک ۱۹۵۳ء کا آغاز اسی شہر کراچی سے ہوا۔ اسی شہر کے جاں نثاران ختم نبوت نے سر ظفر اللہ قادیانی کو کراچی میں عقیدہ ختم نبوت کے خلاف جلسہ کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اسی شہر کو اللہ تعالیٰ نے یہ شرف عطا فرمایا کہ اس شہر کی عظیم شخصیت جامعہ علوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس جانشین محدث العصر حضرت الاسلام سید محمد انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے عظیم سپہ سالار عاشق رسول حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری قدس اللہ سرہ العزیز نے ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ اسی شہر کراچی کے حضرت اقدس مولانا بنوری ٹاؤن کے جانشین حضرت مولانا عبدالرحمان کامل پوری رحمتہ اللہ علیہ کے خلف الرشید امام اہلسنت نے ۱۹۸۴ء میں جنرل ضیاء الحق کے مارشل لاء کے زمانہ میں شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی قیادت میں تحریک چلائی اور امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کرانے کا فخر حاصل کیا۔ آج اسی شہر میں حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ کے ہم نام و ہم کام حکیم العصر حضرت اقدس مرشدی مولانا محمد یوسف لدھیانوی زید مجدہم جاں نثاران ختم نبوت اور قافلہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ نے رضاکاران شیخ بنوری ”غلامان مفتی احمد الرحمان مجاہدین اسلام کی قیادت فرمارہے ہیں۔ اس عظیم شہر کراچی میں آج شہر کے مختلف علاقوں سے لوگ جوق در جوق دفتر ختم نبوت کی طرف رواں دواں تھے کیوں کہ ان کو آج قائدین ختم نبوت شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہم، حکیم العصر مرشد العلماء حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا، جانشین مفتی احمد الرحمان مفتی نظام الدین شامزی نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کی دین دشمن سرگرمیوں کے سدباب کے لئے پکارا تھا۔

آج ان حضرات کے حکم سے دفتر ختم نبوت کے سامنے شاہراہ قائدین پر عین دوپہر کو تپتی دھوپ میں جمع ہو کر حضور خاتم النبیین ﷺ سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرنا تھا۔ آج ان کے قائدین شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ، حکیم العصر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب زید مجدہم، قائد ابن قائد جانشین مفکر اسلام مفتی محمود قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان، جانشین مفتی احمد الرحمان مفتی نظام الدین شامزی، سفیر ختم نبوت خطیب اسلام مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب، جمعیت علماء پاکستان کے رہنما شاہ فرید الحق، جماعت غرباء اہلحدیث کے سربراہ مولانا عبدالرحمان سلفی، شاہین ختم نبوت فاتح ربوہ حضرت مولانا اللہ وسایا، مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا احمد میاں حمادی جمعیت علماء اسلام کے رہنما قاری شیر افضل خان، مبلغ ختم نبوت مولانا جمال اللہ الحسینی، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا حفیظ الدین، مولانا نذر عثمانی، مولانا محمد اشرف کھوکھر، مولانا محمد اسحاق نے ختم نبوت کے وسیع و عریض اور منقش پلیٹ فارم سے ان کے سامنے خاتم النبیین ﷺ کے عقیدہ ختم نبوت اور اس دور کے مسیلمہ کذاب مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کی دین دشمن سرگرمیوں سے ان کو آگاہ کرنا تھا۔ یہ قائدین عقیدہ ختم نبوت کی آواز سنانے اور ختم نبوت کی صدا بلند کرنے کے لئے بیماری اور ضعف اور تکالیف کے باوجود دور دراز کا سفر کرکے تشریف لائے تھے۔ کراچی شہر میں گذشتہ کئی سالوں بعد ایسا اسٹیج ختم نبوت کے رضاکاروں نے تیار کیا تھا جس میں سب کے سب قائدین کو ایک جگہ جمع کرایا تھا۔ ختم نبوت کانفرنس کراچی شہر والوں کی لئے ایک نوید تھی۔ منتظر نگاہوں کی تسکین تھی۔ آج ان کی آرزوں کی تکمیل اور خوابوں کی تعبیر کا دن تھا۔ اس لئے بے قرار اپنی بساط سے بڑھ کر اس کانفرس کی کامیابی کے لئے دعا گو تھا۔ مدارس، مساجد، خانقاہوں میں کانفرس کی کامیابی کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری تھی۔ اعتکاف میں بیٹھے ہوئے لوگ ہاتھ اٹھائے آنکھوں سے آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرکے کانفرس کی کامیابی کے لئے دعاؤں میں مصروف تھے منتظمین خوف اور امید کی کیفیت میں مبتلا کانفرس کی تیاری میں مشغول تھے۔ کارکنوں نے کانفرس کی کامیابی کے لئے دن

رات ایک کیا ہوا تھا۔ جمعیت علماء اسلام کے دونوں گروپ اپنے اپنے علاقوں میں کانفرنس کی تشہیر میں لگے ہوئے تھے۔ جمعیت علماء اسلام اور حرکتہ الانصار کے کارکنان اشتہارات چسپاں کرکت نظر آئے تھے۔ مولانا ضیاء الدین آزاد نے کیمپ لگا کر نمائش چوک کو ختم نبوت کانفرنس کا اشتہار بنایا ہوا تھا۔ سہیل باوا اور مولوی محمد طیب بھی کانفرنس کے انتظامات کے لئے بھاگتے دوڑتے نظر آئے۔ مولانا ضیاء الدین آزاد نے چاروں طرف چاکنگ کرکے اطراف کی دیواروں کو ختم نبوت کے نعروں سے مزین کردیا تھا۔ اظہر نے اخبارات کا شعبہ سنبھال کر کراچی اور سندھ میں کانفرنس کی کی خبروں کا بازار گرم کررکھا تھا۔ مولانا عبدالرحمان فاروقی نے اسٹیج تیار کراکر کانفرنس کے منتظمین کی ایک بھاری ذمہ داری کا بوجھ اتار دیا تھا۔ سلیم شام نے میزبانی کا شعبہ سنبھال لیا۔ مفتی عبدالجبار، مولانا انور فاروق، مولانا احسان اللہ ہزاروی، مولانا اقبال اللہ، مولانا شمس الحق شاہ، مولانا عبدالکریم عابد اور جمعیت علماء اسلام کے کارکنوں نے اپنے اپنے اضلاع کی ذمہ داریاں اپنے کندھوں پر لے لیں تھیں۔ مولانا بشیر محمد کے جماعتی حکم کے ذریعہ تمام کارکنوں کو پابند کردیا کہ وہ کانفرنس میں بھرپور شرکت کریں۔ برادرم حاجی محمد فاروق قریشی نے اپنے ادارے کے ای الیں سی سے جنریٹر کا انتظام کرکے قادیانیوں کی طرف سے بجلی فیل کرنے کی سازش کو ناکام بنادیا تھا۔ الغرض ایک ایک کارکن دن رات اپنی اپنی محنت میں مصروف تھا کس کس کا نام یاد رکھا جائے۔ اعلان کے مطابق کانفرنس کا آغاز جمعہ کے بعد ہونا تھا لیکن چونکہ امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ اور قائد ابن قائد مولانا فضل الرحمان نے نماز مسجد باب الرحمت دفتر ختم نبوت (متصل جلسہ گاہ) میں ادا کرنی تھی اس لئے ۱۲ بجے ہی سے لوگوں کی آمدورفت شروع ہوگئی تھی۔ چاروں طرف سے جاں نثاران ختم نبوت جوق درجوق تشریف لارہے تھے۔ ہر شخص کے چہرے پر عجب خوشی اور انبساط کی کیفیت تھی۔ سفید ریش بزرگوں کو دیکھا عقیدت و محبت سے گھستے ہوئے آرہے تھے۔ علماء کرام تھے، قراء تھے، حافظ تھے، مشائخ تھے اور عام مسلمان۔ صرف ایک ہی جذبہ سب کے چہروں سے عیاں تھا۔ نبی اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوجائے۔ ایک بجے اذان ہوئی۔ تقاریر شروع ہوگئیں۔ مسجد اوپر نیچے، صحن، گیلری، گیراج اور باہر اسٹیج تک صفیں بھر گئیں۔ لوگ نماز کے لئے جلسہ گاہ کی طرف پہنچنے لگے۔ پونے دو بجے امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان مسجد تشریف لائے۔ اس دوران جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمان بھی پہنچ گئے حضرت نے اور جانثاران ختم نوت نے سنتیں ادا کیں۔ دو بجے امیر مرکزیہ کے حکم سے مولانا فضل الرحمان منبر رسول ﷺ پر تشریف فرما ہوئے۔ سہیل باوا نے اذان ثانی کے لئے اللہ اکبر کی صدائیں بلند کیں تو حرم مکی کی یاد تازہ ہوگئی مولانا فضل الرحمان نے خطبہ مسنونہ ادا فرمایا۔ ماحول پر سکوت کے ساتھ روحانی کیفیت طاری تھی۔ عقیدہ ختم نبوت کے ساتھ وابستگی ہر چہرے پر اطمینان اور نور سے عیاں تھی۔ خطبہ کے بعد نماز جمعہ ادا کی گئی۔ مولانا فضل الرحمان کی پرسوز تلاوت نے مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ کی یاد تازہ کردی۔ پرانے لوگ پرانے زمانے میں کھوگئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضرت مفتی محمود صاحب دوبارہ تشریف لے آئے اور نماز پڑھارہے ہیں۔ نماز کے بعد کئی لوگوں سے سنا۔ مولانا فضل الرحمان بہت شاندار تلاوت کرتے ہیں۔ نماز کے بعد حضرت امیر مرکزیہ کی اجازت سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز کیا۔ تمام شرکاء سخت گرمی اور دھوپ میں شاہراہ قائدین پر سکون اور دلجمعی سے تشریف فرما ہوگئے۔ مولانا ضیاء الدین آزاد نے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا احمد میاں حمادی، قاری شیر افضل خان کو اسٹیج پر مہمان کی حیثیت سے تشریف لانے کی دعوت دی ختم نبوت کا اسٹیج سادگی کے باوجود ایک وقار کا مرقع نظر آرہا تھا۔ جانثاران ختم نبوت کی بے لوث نگاہوں اور اکابر علماء کرام کی توجہات نے اسٹیج پر ایک رونق کی فضاء پیدا کی ہوئی تھی۔ مولانا ضیاء الدین آزاد نے نعرے لگاکر جانثاران ختم نبوت کے جذبات کو ابھارا تاکہ گرمی کے احساس کی شدت میں کمی پیدا ہو۔ انہوں نے لوگوں میں گرم جوشی پیدا کردی۔ اس گرم جوشی کے ماحول میں مولانا ضیاء الدین آزاد صاحب نے دارالعلوم کورنگی کے قاری حضرت مولانا قاری عبدالملک صاحب کو تلاوت کلام پاک سے جلسے کے آغاز کے لئے مدعو کیا۔ حضرت قاری صاحب نے جب خوش کن اور پردرد آواز میں تلاوت شروع کی ہر شخص قرآن کریم کی حلاوت میں کھوگیا۔ اس کے بعد جناب محمود احمد قاری نے نبی آخر الزماں ﷺ کی شان کریمی میں ہدیہ نعت خوبصورت آواز میں پیش کیا۔ نعت کے بعد مجاہد ختم نبوت مولانا احمد میاں حمادی صاحب کو دعوت دی گئی۔ آپ نے پندرہ منٹ میں تفصیل کے ساتھ مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان فرق کو واضح کیا اور ثابت کیا کہ قادیانیوں سے کسی قسم کی مروت بھی خاتم النبیین ﷺ سے غداری ہے۔ مولانا احمد میاں حمادی کے بعد فاتح ربوہ، شاہین ختم نبوت، تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء، قومی دستاویز تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے مؤلف مولانا اللہ وسایا صاحب کو دعوت خطاب دیا گیا۔ اس دوران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی کرسی صدارت پر تشریف آوری ہوئی۔ پورا مجمع عقیدت و محبت کے جذبات سے لبریز ہو کر کھڑا

گیا اور نعرے بلند کرکے حضرت کا استقبال کیا۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے مجمع سے خطاب کے دوران کئی مرتبہ مجمع سے ہاتھ اٹھوا کر وعدے لئے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی کے لئے کام کریں تقریباً" نصف گھنٹہ تفصیلی خطاب فرمایا۔ خطاب کے دوران جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمان کی اسٹیج پر تشریف آوری ہوئی۔ پورے مجمع نے نعروں کی گونج میں اپنے قائد کا استقبال کیا۔ مولانا اللہ وسایا کے خطاب کے بعد مفتی محمد جمیل خان نے جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمان کو خطاب کی اس انداز میں دعوت دی۔ اب آپ کے سامنے تشریف لاتے ہیں قائد ابن قائد جانشین مفکر اسلام سیدنا مفتی محمود قائد جمعیت علماء اسلام مولانا فضل الرحمان۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر آپ کے سامنے اظہار خیال کریں۔ تشریف لائے قائد ابن قائد مولانا فضل الرحمان۔ مولانا فضل الرحمان صاحب کے تشریف لاتے ہی مجمع پر سکون چھا گیا۔ خطبہ مسنونہ کے بعد تقریباً" پینتیس منٹ مفصل اور مدلل خطاب فرمایا۔ دوران تقریر کئی مرتبہ نعروں سے آپ کی تقریر کا خیر مقدم کیا گیا۔ مولانا فضل الرحمان کی تقریر دلائل اور موضوع دونوں اعتبار سے بہت ہی بہترین تقریر تھی۔ آپ نے عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت فرمائی۔ قادیانیت کے بارے میں واضح کیا کہ اس فتنہ کی حیثیت کیا ہے۔ اس فتنہ کے امت پر کیا اثرات مرتب ہوئے۔ اس فتنہ سے متعلق افراد کا کلیدی آسامیوں پر فائز ہونا ملک و ملت کے لئے کس قدر نقصان دہ ہے۔ حضرت اقدس مولانا لدھیانوی صاحب کے بعد مولانا فضل الرحمان کی تقریر کو کانفرنس کی جان اور مسئلہ کا منظر قرار دیا گیا (حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا فضل الرحمان' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ کی تقاریر علیحدہ شائع کی جائیں گی) مولانا فضل الرحمان کے بعد جمعیت علماء پاکستان کے رہنما اور مولانا شاہ احمد نورانی کے نمائندے شاہ فرید الحق کو خطاب کی دعوت دی گئی آپ نے فرمایا۔ عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے اور اس پر اتنے دلائل پیش کئے جاچکے ہیں کہ اب اس پر کہنے کی گنجائش نہیں۔ مسلمان وہی ہو سکتا ہے جو نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے کی جھوٹے دھوکہ باز اور عیار شخص کو منصب نبوت پر بٹھانا کفر اور نفاق کے علاوہ اور کیا ہے۔ آج انسانی حقوق کے حوالے سے ہمیں کہا جاتا ہے کہ ہم قادیانیوں کو مسلمان کہلوانے سے کیوں روکتے ہیں۔ ایک شخص خود کو مسلمان کہتا ہے اور آپ اس کو زبردستی کافر بناتے ہیں بات یہ نہیں' مسلمانوں کے بھی کچھ حقوق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے منافقین کو کافر کہا۔ ان کے ایمان کو جھوٹ قرار دیا۔ ہم کسی صورت میں قادیانیوں کو مسلمانوں کی پیٹھ میں خنجر گھونپنے کی اجازت نہیں دیں گے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کی طرف سے یہ فریضہ ادا کررہی ہے ہم سب کو اس سے مکمل تعاون کرنا چاہئے۔ ہمارے درمیان معمولی اختلافات ہوسکتے ہیں لیکن عقیدہ ختم نبوت کے سلسلے میں ہم کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کریں گے ہم اس مسئلے میں سب متفق ہیں اور ایک پلیٹ فارم سے جدوجہد جاری رکھیں گے۔ اس کے بعد قائد جماعت غرباء اہلحدیث کو دعوت خطاب دی گئی آپ نے قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کی روشنی میں تفصیل سے عقیدہ ختم نبوت اور ختم النبیین کی وضاحت فرمائی۔ مولانا عبدالرحمان سلفی کے بعد اسٹیج سیکریٹری کی طرف سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر کو اس انداز میں تقریر کی دعوت دی گئی۔

اب میں دعوت خطاب دے رہا ہوں تحفہ قادیانیت کے مؤلف محدث العصر عاشق رسول حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ کے ہم نام اور ہم کام حکیم العصر مرشد العلماء حضرت اقدس محمد یوسف لدھیانوی کو وہ تشریف لاتے ہیں۔ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی تشریف آوری پر پورا مجمع ہمہ تن گوش اور حضرت کے روحانی فیض کی طرف متوجہ ہوکر پرسکون بیٹھ گیا۔ حضرت اقدس نے دس منٹ مختصر تقریر فرمائی جس میں مسئلہ کا ماحصل مکمل بیان فرمادیا۔ حضرت اقدس مولانا لدھیانوی صاحب کے بعد خطیب اسلام سفیر ختم نبوت مجلس تحفظ حقوق اہلسنّت کے قائد مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ نے خوبصورت الفاظ۔ مسحور کن تلاوت کلام پاک' پرجوش تقریر کے ذریعہ جانثاران ختم نبوت کے سامنے تفصیل سے مسئلہ ختم نبوت اور قادیانیوں کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی دعا پر ختم نبوت کانفرنس بحسن خوبی اختتام کو پہنچی اور جانثاران ختم نبوت نہایت پرامن طریقے سے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوگئے۔ کانفرنس کے بارے میں عام تاثر یہ تھا کہ علماء کرام اور جانثاران ختم نبوت کا اتنا بڑا مجمع گذشتہ تئیس سالوں میں کراچی کی تاریخ میں نظروں سے نہیں گذرا۔ عام مسلمانوں نے جس محنت اور اخلاص سے کانفرنس میں شرکت کی اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ عطاء کریں گے۔ کانفرنس میں کئی قراردادیں منظور کرائی گئیں اور فیصلہ کیا گیا کہ ۷ ستمبر کو ہر سال کراچی کے اس مقام شاہراہ قائدین پر عالمی ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا جائے گا اور اس کے لئے ابھی سے ہی تیاری شروع کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کانفرنس میں تعاون کرنے والے ہر فرد کو اپنی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔

(آمین)

محمد طاہر مرزا قادری

قادیانی کافر کیوں؟

قرآن کی رو سے مغلوں میں نبوت نہیں ہے' اس سلسلہ میں آیات قرآنی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔ سور حدید نمبر۲۶ ترجمہ "اور بے شک ہم نے نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کو بھیجا اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی۔" ...... سورۃ عنکبوت نمبر۲۷ ترجمہ "اور ہم نے اسے اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام عطا فرمائے۔ اور ہم نے اس کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی۔" .... سورۃ النساء نمبر۵۴

ترجمہ "تو ہم نے ابراہیمؑ کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی۔" ......سورۃ آل عمران نمبر ۳۴۔۳۳ ترجمہ "اور بے شک اللہ نے چن لیا آدمؑ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ کی آل اور عمرانؑ کی آل کو سارے جہان سے' یہ ایک نسل ہے ایک دوسرے سے۔"

......مندرجہ ذیل بالا چند آیات کا ترجمہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اولاد ابراہیم علیہ السلام سے باہر نبوت' کتاب اور حکمت نہیں ہے۔ اور چونکہ مغل اولاد ابراہیم علیہ السلام نہیں ہیں اس واسطے ان میں نبوت بھی نہیں ہے۔ پوری دنیا میں ابراہیم علیہ السلام کو ابوالانبیاء کہا جاتا ہے کیونکہ آپؑ کی تشریف آوری کے بعد نبوت آپ ہی کی اولاد میں مرتکز کردی گئی۔ یہ انعام تھا ان امتحانات کا جو اللہ نے وقتاً" فوقتاً" لئے اور آپ ہر امتحان میں کامیاب ٹھہرے تو اللہ نے خوش ہو کر انہیں ارشاد فرمایا۔ البقرہ نمبر۱۲۴ ترجمہ "اور جب ابراہیم علیہ السلام کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا تو اس نے وہ پوری کردکھائیں۔" فرمایا "میں تمہیں لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔" ......اسی سلسلے میں سورۃ نجم نمبر۳۷ کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں "اور ابراہیم علیہ السلام کہ جو احکام پورے بجالایا۔" ابراہیم علیہ السلام کو اللہ نے ایک اور منفرد عزت عطا فرمائی کہ ان کی جائے رہائش کو سرزمین انبیائے کرام کہا جانے لگا کیونکہ ابراہیم علیہ السلام کے دو صاحزادوں میں سے بڑے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کو اللہ نے سرزمین مکہ میں آباد فرمایا۔ ان کی اولاد ہی قریش کہلائی اور ان کے دوسرے بیٹے اسحاق علیہ السلام کی اولاد کو اللہ نے فلسطین میں آباد فرمایا اور نسل در نسل نبوت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں ہی رہی۔ ان ہی کی اولاد کو یہودی اور بنی اسرائیل پکارا جاتا ہے۔

طوفان نوحؑ کے بعد نوح علیہ السلام نے اپنے تین بیٹوں کو دنیا کے تین مختلف خطوں میں آباد فرمایا۔ سام کو خطہ عرب میں' حام کو خطہ افریقہ میں جبکہ یافث کو ایشیاء میں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام چونکہ سام کی نسل سے ہیں لہٰذا انہیں سامی النسل کہا جاتا ہے۔ افریقہ اور ساری دنیا میں بسنے والے سیاہ فام اولاد حام کہلاتے ہیں۔ نیز ایشیاء میں آباد انسانوں کو یافث النسل کہا جاتا ہے۔ یافث کے بیٹے ترک کی اولاد کو تاتار اور مغول سے مغل کہا جانے لگا۔ دنیا بھر کے شجرہ ہائے نسب کی رو سے مغل ترک ہیں جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی جو کہ خود اپنی کتابوں ازالہ اوہام جلد اول صفحہ ۱۶۰۔۱۵۹ میں بیان کرتا ہے کہ وہ بابر کی اولاد سے ہے۔ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۱۹ میں اپنے آپ کو ایرانی النسل کہتا ہے۔ اور پھر خود کو اسرائیلی اور نادان اسرائیلی بھی کہتا ہے۔ چونکہ نسب باپ سے چلتا ہے اور پوری دنیا میں کہیں بھی مغلوں کی کوئی بھی شاخ فارسی النسل نہیں ہے۔ ایران میں بسنے والے اور لوگ ہیں۔ منگولیا میں آباد ہونے والا منگ ہی مغلوں کا باوا آدم ہے چونکہ قرآن میں سب کچھ سچ ہے لہٰذا مغل جو کہ اولاد ابراہیم علیہ السلام نہیں ہیں تو پھر ان میں نبوت کیسی؟

حدیث نمبر ۷۵ بخاری شریف (راوی جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ) میں ہے کہ ہر نبی نے اپنے دور میں بکریاں لازماً" چرائی ہیں۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بکریاں نہیں چرائی ہیں۔ لہٰذا وہ نبی بھی نہیں ہے۔ ایک اور بہت ہی اہم اور خصوصی بات جو ملحوظ نہیں رکھی گئی یہ ہے کہ اللہ نے سورۃ ابراہیم نمبر۴ میں فرمایا۔ ترجمہ "اور ہم نے ہر رسول اس قوم ہی کی زبان میں بھیجا کہ وہ انہیں صاف بتائے۔" آپ غور کریں کہ مرزا غلام احمد قادیانی بھارتی پنجاب کے ضلع گورداسپور کے قصبہ قادیان کا رہنے والا تھا اور اس کی مادری زبان پنجابی تھی لیکن مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب روحانی خزائن جلد نمبر۲۲ کے صفحہ نمبر۲۹۳ پر اپنا ایک الہام تحریر کرتا ہے کہ:

"دس دن کے بعد میں موج دکھاتا ہوں" یہ الہام اردو زبان میں ہے جبکہ صفحہ نمبر۳۱۶ میں ایک فارسی الہام تحریر کرتا ہے "امن است در مقام محبت سرائے" پھر اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۳۱۳ پر ایک عربی الہام درج کرتا ہے۔ "سلام علیک یا ابراہیم سلام علی امرک صرت فائزاً" پھر صفحہ نمبر۳۱۷ پر انگریزی کا الہام لکھتا ہے

I love you, I am with you, Yes
I am happy, Life of pain, I Shall
help you, I can, What you will do,
God is comming with his army,
He is with your to kill enemy.

تلاش بسیار کے باوجود بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں میں کہیں بھی پنجابی زبان میں الہام نہیں ملتا۔ چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی مادری زبان پنجابی میں کوئی الہام نہیں تو پھر سرے سے کوئی الہام ہی نہیں کیونکہ ارشاد خداوندی ہے۔ سورۃ فتح نمبر ۲۳ ترجمہ "اور ہرگز تم اللہ کا دستور بدلتا نہ پاؤ گے۔" قرآن سے پہلے اللہ نے عبرانی قوم کے لئے عبرانی نبی موسیٰ علیہ السلام پر .... عبرانی زبان میں توریت مقدس نازل فرمائی اور بعد میں انہی کی نسل میں سے مزید عبرانی کلام زبور حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل مقدس بھی بزبان عبرانی ہی نازل فرمایا کیونکہ بنی اسرائیل کی مادری زبان عبرانی تھی۔ پھر ہزارہا سال کے بعد جب نبوت بنو اسحاق علیہ السلام سے بنو اسماعیل علیہ السلام میں منتقل ہوئی تو چونکہ یہ لوگ عربی بولتے تھے لہٰذا اللہ نے عربی نبی محمد ﷺ پر اپنا آخری اور مکمل عربی قرآن نازل فرمایا۔

اور اگر مرزا غلام احمد قادیانی اس میدان کا شہسوار ہوتا تو یقیناً" اس پر پنجابی الہامی کلام نازل ہوتا۔ اور اس کے پیروکار پنجابی زبان میں عبادت کرتے جبکہ ایسا نہیں ہے۔

ایک حیران کن بات یہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کے علاوہ دنیا کے مختلف ملکوں میں گاہے گاہے مصلحین بھی ہوتے رہے ہیں۔ جیسا کہ خطہ ہند میں رام کرشن' گوتم بدھ' بابا گورونانک' ان سب کے اوپر جو الہامی کلام نازل ہوا وہ صرف ان کی قومی اور ان کی مادری زبانوں میں ہی ہوا کسی اور زبان میں نہیں۔ ان کی کتابیں اس حقیقت کی گواہ ہیں۔ اسلام میں تو مصلحین کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔۔ البتہ اولیائے کرام کے دم قدم سے دنیا کے کئی ملکوں میں اسلام کا نور چکا اور اب قیامت تک یہ کام اولیائے کرام اور علمائے کرام کررہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ آپ برصغیر ہی کی مثال پر غور کریں یہاں حضرت علی ہجویری' خواجہ معین الدین چشتیؒ اور دیگر اولیائے کرام کی بدولت لاکھوں کفار نے اسلام قبول کیا۔

حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ جب بنی اسرائیل کا کوئی نبی وفات پاتا تو پہلے سے موجود نبی اس کی جگہ لے لیتا مگر سرور کونین ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی ماں کے پیٹ سے پیدا نہیں ہوگا۔

حضور ﷺ کو جو نبوت عطا فرمائی گئی اس کی اہمیت قرآن کی زبانی ملاحظہ فرمائیں مگر پہلے سورۃ صافات نمبر ۱۱۷ میں موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے ترجمہ "اور ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب عطا فرمائی" ان ہی کے بارے میں ارشاد خداوندی ملاحظہ ہو۔ بنی اسرائیل نمبر ۲ سجدہ نمبر ۲۳ ترجمہ "اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب عطا فرمائی اور اسے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت کیا۔" ــــ اب عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ملاحظہ ہو۔ آل عمران نمبر ۴۹ ترجمہ "اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف۔"

مگر سرور کونین ﷺ کے بارے میں واضح حکم ملاحظہ ہو۔ سورۃ سبا نمبر ۲۸ ترجمہ "اور اے محبوب ﷺ ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے۔" سورۃ فرقان نمبر ۱ ترجمہ "بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔" ترجمہ النحل نمبر ۸۹ "اور جس دن ہم ہر گروہ میں ایک گروہ انہی میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے اور اے محبوب ﷺ تمہیں ان سب پر شاہد بنا کر لائیں گے۔" ملاحظہ ہو ترجمہ توبہ نمبر ۳۳ اور فتح نمبر ۲۸ "وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب ادیان پر غالب کرے۔" ملاحظہ فرمائیں سورۃ اعراف نمبر ۱۵۸ ترجمہ "تم فرماؤ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمان اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے ...... تو ایمان لاؤ اللہ اور رسول ﷺ پر"

مزید ارشاد ہے' ملاحظہ ہو' سورۃ الرعد نمبر ۷ کا ترجمہ "تم ڈر سنانے والے ہو اور ہر قوم کے ہادی"

قارئین! غور فرمائیں کہ اللہ نے حضور ﷺ کو دنیا کے ہر انسان کے لئے ہر قوم کے لئے نبی مبعوث فرما دیا جس میں روئے زمین کا ہر فرد آگیا اور ہر قوم بھی آگئی جس میں ایشیاء' افریقہ' یورپی اقوام بھی شامل ہیں قومیت کا ایک لسانی تصور بھی موجود ہے۔ جیسے پنجابی' ہندی' سندھی' پٹھان وغیرہ سب کے نبی ﷺ ہیں بلکہ پوری انسانیت آپ کی امت میں داخل ہے۔ جو لوگ آپ پر ایمان لے آئیں وہ فرمانبردار امتی ہوں گے اور جو ایمان نہ لائیں وہ نافرمان امتی اور کافر ہوں گے۔

کیا اتنی جامع اور عالمگیر نبوت کے بعد بھی کسی نئے نبی کی ضرورت ہے؟ عیسیٰ علیہ السلام بھی حضور ﷺ کے خلیفہ کی حیثیت سے دوبارہ تشریف لائیں گے سورۃ فرقان کی آیت نمبر ۵۱ میں ارشاد خداوندی ہے' ترجمہ "اور ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈر سنانے والا بھیجتے" اب اگر اللہ نے ہر ملک یا بستی میں نبی نہیں بھیجا تو یہ اس کی مرضی ہے" ایک اور منفرد مثال ملاحظہ فرمائیں۔ القصص آیت نمبر ۴۶ ترجمہ "کہ تم ایسی قوم کو ڈر سناؤ جس کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہ

آیا۔" یہ ذکر تھا خطہ عرب اور مکہ کے قرب و جوار کا' یہاں اسماعیل علیہ السلام کے بعد ہزار برس تک کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا حالانکہ چند سو میل دور سرزمین انبیائے کرام فلسطین میں اسحاق علیہ السلام کے بعد مسلسل نبوت جاری رہی۔ حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اس نسل میں نبوت ختم کردی گئی۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ دنیا بھر میں ہندو اپنے مذہبی رہنماؤں کو پنڈت' عیسائی اپنے مذہبی رہنماؤں کو پادری' مسلمان اپنے مذہبی رہنماؤں کو مولوی جبکہ یہودی اپنے مذہبی رہنماؤں کو مربی کہتے ہیں اور قادیانی بھی اپنے مذہبی رہنماؤں کو مربی ہی کہتے ہیں۔ عیسائی کہتے ہیں کہ قادیانی عیسائی نہیں ہیں' مسلمان کہتے ہیں قادیانی مسلمان نہیں اور دنیا کا کوئی نیا شخص یہودی ہو نہیں سکتا تو پھر یہودیوں کی تقلید سے کیا حاصل ہوگا؟ ایک اور حیران کن بات سننے میں آئی ہے کہ پاکستان عیسائیوں اور مسلمانوں کو تو بھارت مقبوضہ کشمیر کا ویزہ نہیں دیتا مگر قادیانیوں کو یہ سہولت میسر ہے کیوں؟ اور اسی طرح کسی پاکستانی عیسائی اور مسلمان کو اسرائیل کا ویزہ نہیں ملتا مگر قادیانیوں کا ایک علاقائی مرکز اسرائیل میں کام کررہا ہے اور قادیانیوں کو اسرائیلی ویزہ بھی مل جاتا ہے کیوں؟

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی سچا نہ ہوتا تو اللہ اس کو سورۃ حاقہ کی آیت نمبر ۴۴'۴۵'۴۶ کے مطابق پکڑ لیتا۔ ترجمہ "اور اگر وہ ہم پر ایک بات بھی بنا کر کہتے ضرور ہم ان سے بقوت بدلہ لیتے' پھر ان کی رگ دل کاٹ دیتے۔" اس سورۃ مبارکہ میں انبیائے برحق کا ذکر ہے کہ وہ جو بھی وحی بیان کرتے ہیں جھوٹ نہیں بولتے اور یہ اسے اپنے اوپر منطبق کرتے ہیں کہ چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو کسی نے جسمانی نقصان نہیں پہنچایا لہٰذا وہ نبی برحق تھا۔ "آئمہ تلبیس" میں لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بیں پیروکاروں نے بھی اس کی تقلید میں نبوت کا دعویٰ کیا اور ان میں سے کوئی بھی قتل نہیں ہوا اگر مرزا غلام احمد قادیانی نے انہیں قادیانی جماعت سے خارج کردیا۔ اگر مرزا غلام احمد قادیانی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی جماعت کے آدمیوں کو خلاف ورزی پر قادیانیت سے خارج کردے تو پھر مسلمانوں کو کیوں یہ اختیار نہیں کہ وہ غلام احمد قادیانی کو دائرہ اسلام سے خارج نہ سمجھیں؟" آئمہ تلبیس" میں لکھا ہے کہ جتنے بھی جھوٹے نبی ہوئے اگر انہوں نے کسی اسلامی ملک میں دعویٰ کیا تو انہیں یقینی طور پر قتل کیا گیا جب کہ غیر مسلم ممالک میں معاملہ دوسرا رہا اور مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں نے بھی جب جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تو انہیں غیر مسلم حکومت نے نہ گرفتار کیا اور نہ قتل بلکہ غیر مسلم حکومت تو ایسے لوگوں کی پشت پناہی کرتی رہی ہے اور اب بھی کچھ ممالک ان کی حفاظت کررہے ہیں۔

بخاری شریف جلد دوم حدیث نمبر ۳۹ راوی عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ترجمہ " حضور ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کرکے فرمایا' فتنہ اس طرف ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلتا ہے۔" اور دنیا جانتی ہے کہ سرزمین بھارت عرب کے مشرق کی طرف ہے ایک بہت ہی ضروری مسئلہ عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ہے کہ وہ دونوں بزرگ حضرات کس نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ بذات خود بنو اسحاق علیہ السلام سے ہیں یوں وہ یہودی النسل ہیں۔ امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بھی مختلف روایات میں آیا ہے کہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہوں گے اور قریشی ہاشمی ہوں گے۔ چنانچہ قرب قیامت پر ان ہی دو پاک نسلوں کے نمائندوں یعنی عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریف آوری ہوگی اور مکمل خطہ ارض پر رضائے الٰہی کے مطابق اسلام کا مکمل احیاء ہوگا جس کی خدمت بنو اسماعیل" اور بنو اسحاق" کے حصے آئے گی اور یوں امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شجرہ بذریعہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا ابراہیم علیہ السلام تک پہنچتا ہے کیونکہ امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بذات خود سرور کونین ﷺ کے نسلی نواسے ہوں گے اس لحاظ سے بھی یہاں مغلوں کے لئے کوئی گنجائش نہیں نکلتی۔ اب قارئین خود ہی غور فرمائیں کہ حضور ﷺ کے اہل بیت میں سے امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بنی اسرائیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کیا' مغلوں کو اس میدان میں رسائی ہے۔ اگر مرزا غلام احمد قادیانی نے کسی بھی مصلحت کی وجہ سے دعویٰ کیا تو وہ اپنی حرکت کا اللہ کا خود جواب دہ ہے مگر جو لوگ ابھی زندہ ہیں ان کو مندرجہ بالا مضمون پڑھ کر اپنے نظریات سے تائب ہوکر صحیح اسلام کو قبول کرنا چاہئے۔

قادیانیوں کو اس اہم نکتہ پر بھی غور کرنا چاہئے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ دنیا بھر میں موجود ۵۳ مسلم ممالک تو انہیں پناہ نہ دیں اور صرف عیسائی ممالک ہی انہیں پناہ دیں کیوں؟ چونکہ قدیم رواج ہے کہ اچھی بات ہمیشہ اکثریت کی مانی جاتی ہے اقلیت کی نہیں کیونکہ یہ جمہوریت کے خلاف ہے جب ساری اسلامی دنیا قادیانیوں کو ان کے عقائد کی وجہ سے غیر مسلم کہتی ہے تو پھر قادیانیوں کو اپنے غیر اسلامی عقائد سے تائب ہوکر دائرہ اسلام میں شامل ہوجانا چاہئے۔ انڈونیشیا اور ملائیشیا کی حکومت نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے بلکہ چند ہی روز پہلے ساؤتھ افریقہ کی عیسائی حکومت کی سپریم کورٹ نے بھی انہیں غیر مسلم قرار دیا ہے کیوں؟ تمام دنیا کے قادیانی حضرات کو مندرجہ بالا مضمون کے ذریعے تائب ہونے کی دعوت ہے۔

(بشکریہ روزنامہ "خبریں" لاہور)

مفتی محمد جمیل خان

جانشین شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ

مولانا محمدؒ اسعد مدنی کا دورۂ پاکستان

شیخ الاسلام قطب وقت' امام الاتقیاء' شیخ المشائخ' امام المجاہدین' جامع شریعت و طریقت مرشد العلماء حضرت اقدس مولانا حسین احمد مدنیؒ کے جانشین شیخ طریقت حضرت اقدس مولانا سید محمد اسعد مدنی زید مجدہم' صدر جمعیت علمائے ہند پندرھویں ختم نبوت کانفرنس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کرنے کے لئے شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہم' مرشد العلماء مولف تحفہ قادیانیت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کی دعوت پر ۳ راکتوبر کو دھلی سے لاہور پہنچے۔ ایئرپورٹ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی کرتے ہوئے جامعہ مدنیہ کے مہتمم مولانا رشید میاں' نائب مہتمم مولانا محمود میاں اور دیگر علماء کرام نے حضرت مولانا اسعد مدنی صاحب کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ حضرت اقدس مولانا محمد اسعد مدنی صاحب ہندوستان کی مذہبی شخصیات میں سے اہم ترین شخصیت ہیں۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے مولانا اسعد مدنی اور جمعیت علمائے ہند کے کردار کے تمام دنیا کے مسلمان معترف ہیں۔ پاکستان ہندوستان کے درمیان ویزے کی جو مشکلات ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں حضرت اقدس مولانا لدھیانوی صاحب کی طرف سے کانفرنس میں شرکت کی دعوت کے بعد مولانا اسعد مدنی صاحب کے ویزے کے لئے جمعیت علمائے اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمان کی وساطت سے وزارت داخلہ میں ویزہ کے حصول کے لئے درخواست دائر کردی گئی لیکن آخری ہفتہ آجانے کے باوجود وزارت داخلہ کی طرف سے ویزہ کا اجراء نہ ہوسکا بلکہ ایک مرحلہ پر محسوس ہوا کہ ویزہ نہیں ملے گا اور ایک طرح سے حضرت کی آمد سے مایوسی ہوگئی۔ ادھر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم العالیہ کا شدید اصرار تھا کہ حضرت مدنی کی کانفرنس میں شرکت ضروری ہے اور راقم کو حکم دیا کہ اسلام آباد جاکر بیٹھ جاؤ اور ویزہ لئے بغیر مت آنا اور ہر حال میں ویزہ ہندوستان روانہ کردو۔ حضرت اقدس کے حکم سے مولانا فضل الرحمان کے سیکریٹری مولانا ابرار احمد فاضل جامعہ بنوری ٹاؤن سے تمام کاغذات لے کر حضرت مولانا فضل الرحمان کے خط کے ہمراہ سفارت خانہ پاکستان اور حضرت اقدس مولانا اسعد مدنی صاحب کے برادر خرد مولانا محمد اسجد مدنی سیکریٹری جمعیت علماء ہند کو دہلی روانہ کردیئے لیکن اس کے باوجود ویزہ نہ لگ سکا۔ اس کے بعد مولانا فضل الرحمان صاحب سے براہ راست رابطہ کیا اور تمام صورت حال سے آگاہ کیا۔ مولانا فضل الرحمان کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کے سلسلے میں کسی وقت بھی ٹال مٹول سے کام نہیں لیتے۔ فوراً سیکریٹری داخلہ سے رابطہ کرکے مولانا اسعد مدنی کے ویزے کو ارجنٹ بھیجنے کے لئے کہا اس طرح ویزے کا مرحلہ طے ہوا۔ ادھر جیسے ہی سفارت خانے کو وزارت داخلہ کی طرف سے اطلاع ملی فوراً" انہوں نے جمعیت علمائے ہند کے دفتر فون کرکے مولانا مدنی کا پاسپورٹ منگوایا اور ویزہ لگادیا۔ یوں مولانا فضل الرحمان کی کوششوں اور حضرت اقدس مولانا محمد یوسف صاحب مدظلہ کی دعاؤں سے مولانا اسعد مدنی صاحب کانفرنس کی شرکت کے لئے جمعرات کو لاہور پہنچ گئے۔ لاہور رات کو قیام فرماکر صبح حضرت مولانا محمد اسعد مدنی صاحب' مولانا محمود میاں کے ہمراہ بذریعہ کار ربوہ تشریف لائے۔ جامع مسجد صدیق آباد (ربوہ) کے دروازے پر حضرت مولانا عزیز الرحمان جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا اسماعیل شجاع آبادی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا بشیر احمد' مولانا جمال اللہ الحسینی اور دیگر علمائے کرام نے استقبال کیا۔ بعد ازاں امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب بنفس نفیس حضرت مولانا اسعد مدنی کی استراحت گاہ تشریف لے گئے اور پندرھویں ختم نبوت میں تشریف آوری پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے علمائے کرام اور جاں نثاران ختم نبوت اور رضاکاران امیر شریعت کی طرف سے خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا اور شیخ الاسلام حضرت مدنی نوراللہ مرقدہ کے جانشین کے اعزاز کے طور پر بذات خود میزبانی کی نگرانی فرمائی۔ صاحبزادہ عابد' مولانا عزیز احمد حضرت امیر صاحب کے حکم سے تمام وقت خادم کی حیثیت سے حضرت مدنی کی

خدمت میں رہے۔ کچھ دیر آرام فرمانے کے بعد حضرت مولانا عزیز الرحمان جالندھری کی درخواست پر حضرت مولانا اسعد مدنی نے جمعہ کے خطبے اور نماز کے لئے آمادگی ظاہر فرمائی اور ۲ بجے خطاب کا وقت مقرر ہوا۔ ڈیڑھ بجے حضرت مولانا اسعد مدنی صاحب منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اذان ثانی کے بعد شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین مدنی نوراللہ مرقدہ کے طرز پر حضرت ہی خطبہ جب مولانا اسعد مدنی صاحب نے شروع فرمایا تو جامع مسجد کی فضا پر ایک عجیب روحانی کیفیت طاری ہوگئی بیس منٹ کے خطبے نے پرانے بزرگوں کو حضرت مدنی نوراللہ مرقدہ کی مجلس میں پہنچادیا۔ نماز کے بعد کچھ دیر آرام فرمایا۔ ۴ بجے سے پانچ بجے ربوہ کانفرنس سے خصوصی خطاب فرمایا (خطاب تفصیلی طور پر الگ شائع کیا جائے گا)۔ ربوہ سے مولانا اسعد مدنی صاحب کلورکوٹ تشریف لے گئے اور حضرت مدنی کے خادم خاص مولانا محمد یاسین کی وفات پر تعزیت فرمائی بعد ازاں لاہور واپس تشریف لائے۔ لاہور میں جمعیت علمائے اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمان صاحب سے ملاقات کے بعد اسلام آباد کا پروگرام طے پایا۔ اسلام آباد ایئرپورٹ پر مولانا فضل الرحمان اور جمعیت علمائے اسلام کے کارکنوں نے والہانہ استقبال کیا۔ ایک رات مولانا فضل الرحمان کے گھر قیام پذیر ہوئے۔ صبح حضرت مولانا فضل الرحمان کی معیت میں مولانا محمد اسعد مدنی صاحب تاریخی مقام سخاکوٹ تشریف لے گئے۔ سخاکوٹ پاکستان کی تاریخ کے اعتبار سے تو کوئی حیثیت نہیں رکھتا کیونکہ پاکستان میں تحریک آزادی کے مجاہدین کے لئے کوئی اعزاز و اکرام نہیں لیکن علمائے حق علمائے دیوبند کے یہاں مجاہدین تحریک آزادی کی بہت زیادہ اہمیت و حیثیت ہے اور سخاکوٹ کو یہ اعزاز اور فخر حاصل ہے کہ تحریک شیخ الہند کے گمنام سپاہی حضرت شیخ الہند کے خاص شاگرد۔ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی کے رفیق خاص۔ جیل اور ریل کے ساتھی۔ جنگ آزادی کے گمنام ہیرو، بقول مولف نقش حیات، حضرت شیخ الہند رحمتہ اللہ علیہ کو جب سرحدی علاقے میں خطرناک مہم درپیش ہوتی تو حضرت اپنے شاگرد خاص کے ذمہ یہ فریضہ لگاتے اور وہ بڑی جانفشانی سے اس فریضہ کو ادا کرتے۔ یہ مجاہد حضرت مولانا عزیز گل صاحب تھے جنہیں "میاں گانوکلے" کے تمام لوگ گل داوا کے نام سے جانتے تھے۔

قیام پاکستان کے بعد اس گمنام سپاہی نے اپنی پوری زندگی اپنے استاذ شیخ الہند کی تفسیر پڑھتے ہوئے آپ کی یاد میں گذاردی اگر یہ مجاہد چاہتا تو دنیا کی بڑی سے بڑی دولت حاصل کرلیتا لیکن اس نے اپنے استاذ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے گمنامی کو پسند فرمایا۔ ایک مرتبہ حضرت مفتی محمود الرحمان رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت شیخ الہند کے ساتھ تعلق کے بارے میں پوچھنا چاہا تو آپ نے فرمایا: ہم سب کچھ بھول گئے' کیونکہ اگر نیکی ہے تو اللہ تعالیٰ خود ہی اس کی حفاظت فرمائیں گے۔ اگر نیکی نہیں تھی تو گناہ اور وبال کو یاد کرنے کا کیا فائدہ۔ یہ گمنام سپاہی جب اس دنیا سے رخصت ہوا تو اس شان سے کہ بیٹی کو وصیت کی تھی کہ میرے پاس کوئی ذخیرہ نہیں سوائے اپنے استاذ حضرت شیخ الہندؒ کی ایک ٹوپی اور صدری کے۔ ان دونوں چیزوں کو میرے کفن میں رکھ دینا تاکہ اس کی برکت سے میری شفاعت ہوجائے۔ پوری زندگی اس کا مصداق رہے۔

ماہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم
الا حدیث یار کہ تکرار می کنیم

چند تصویریں بتاں چند حسینوں کے خطوط
بعد مرنے کے میرے گھر سے یہ ساماں نکلا

حضرت مولانا اسعد مدنی صاحب جب بھی پاکستان تشریف لاتے ہیں اپنے والد محترم شیخ الاسلام مولانا مدنی نوراللہ مرقدہ کے رفقاء سے ضرور ملاقات کرتے ہیں۔ حضرت مولانا عزیز گل کی وفات کے بعد آپ کے صاحبزادے مولانا عبدالرؤف صاحب بھی اس دنیا سے رخصت ہوگئے لیکن حضرت مولانا اسعد مدنی صاحب نے گوارہ نہیں کیا کہ پاکستان تشریف لائیں اور اس عظیم مجاہد کو خراج عقیدت پیش نہ کریں۔ گاڑی سخاکوٹ کی طرف رواں دواں تھی اور تاریخ کا پہیہ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق ان بزرگوں کے ذہنوں میں گھوم رہا تھا۔ سخاکوٹ میں حضرت مولانا عزیز گل صاحب کے مزار مبارک پر ایصال و ثواب کرکے اور اہل خانہ سے ملاقات کرکے مولانا اسعد مدنی صاحب' مولانا فضل الرحمان کی معیت میں پشاور تشریف لے گئے۔ عاشق رسول محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ کے بہنوئی حضرت مولانا محمد ایوب جان بنوری امیر جمعیت علماء اسلام صوبہ سرحد نے عشائیہ کا اہتمام کیا تھا۔ رات پشاور میں قیام فرمایا اور صبح ۷ بجے کی فلائٹ سے کراچی روانہ ہوئے۔ کراچی ایئرپورٹ پر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی' مولانا اقبال اللہ صاحب' مولانا شیر محمد' مولانا احسان اللہ ہزاروی' مولانا عزیز الرحمان رحمانی' مولانا عبدالکریم فاروقی' قاری شریف احمد' مولانا تنویر احمد اور دیگر علمائے کرام نے بھرپور استقبال کیا۔ ایئرپورٹ سے جامعہ بنوری ٹاؤن تشریف لے گئے مولانا بنوری کے گھر قیام فرمایا اس کے بعد طلباء جامعہ سے خطاب فرمایا' خطاب کے بعد جامعہ انوارالقرآن آدم ٹاؤن تشریف لے گئے اور مولانا حسین احمد' مولانا رشید احمد سے ان کے دادا حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمتہ اللہ علیہ کی تعزیت کی۔ اس کے بعد حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی جانب سے ظہرانے میں شرکت فرمائی اور دفتر ختم نبوت میں مفتی منیر احمد اخون' مولانا سعید احمد' مولانا احسان اللہ ہزاروی'

مولانا اقبال اللہ اور دیگر علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں۔ بعد نماز ظہر آرام فرمایا۔ نماز عصر کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت علمائے کرام اور خواص کا اجتماع رکھا گیا تھا۔ کراچی کے اکثر علمائے کرام تشریف لائے۔ مسجد ختم نبوت کے صحن اور گیلری لوگوں سے بھر گئی تھی۔ نماز عصر کے بعد حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم العالیہ نے مہمان خصوصی کا تعارف کرتے ہوئے فرمایا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

میں حضرت کے بیان سے پہلے رسمی طور پر ان کی تعریف یا تعارف پیش نہیں کرنا چاہتا۔ البتہ دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ایک یہ ہمارے شیخ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ فرماتے تھے کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ بیمار تھے میں ملتان عیادت کو گیا' مکان پر جاکر دستک دی۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے خود دروازہ کھولا' میں سامنے کھڑا ہوں' دیکھ کر فرماتے ہیں' کون؟ میں سمجھا شاید بینائی میں کچھ فرق آگیا ہے؟ اس لئے عرض کیا' محمد یوسف بنوری! پھر فرمایا' کون؟ مجھے خیال ہوا کہ شاید بیماری کے سبب کچھ ساعت میں بھی فرق آگیا ہے۔ اس لئے ذرا بلند آواز سے کہا' محمد یوسف بنوری! والہانہ انداز میں مجھ سے لپٹ گئے' اور فرمانے لگے۔ نہیں! نہیں! محمد یوسف بنوری نہیں! انور شاہؒ۔ بنوری نہیں انور شاہ!

میں شاہ جی کی زبان میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم آج مولانا سید اسعد مدنی کی زیارت نہیں کررہے۔ بلکہ گویا شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی کی زیارت کررہے ہیں۔

دوسری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ شیخ سعدیؒ نے گلستان میں حکایت لکھی ہے کہ ایک بادشاہ اپنے مصاحبوں کے ساتھ شکار کے لئے گیا۔ سردی کا موسم تھا' آبادی سے دور ایک دہقان کا گھر تھا۔ بادشاہ نے کہا کہ رات دہقان کے گھر میں گذاریں۔ ایک وزیر نے کہا کہ یہ بات بادشاہوں کی شان سے فروتر ہے کہ رات کو ایک ذلیل دہقان کے گھر رہے۔ ہم یہیں خیمے نصب کرلیتے ہیں' اس کی خبر دہقان کو بھی مل گئی۔ اس نے ماحضر تیار کیا' بارگاہ سلطانی میں پیش کیا۔ آداب بجالایا' اور کہا غریب خانہ میں حضور کی تشریف آوری حضور کے مرتبہ و متصادم میں تو کوئی فرق نہ آتا' لیکن مسکین دہقان کی عزت دوبالا ہوجاتی۔ اپنے مصاحبوں کو یہ بات پسند نہ آئی کہ دہقان کی یہ عزت افزائی ہو۔ بادشاہ کو اس کی بات پسند آئی' اور رات اس کے گھر رہنے کا حکم دے دیا۔ صبح کو اسے خلعت و انعام سے نوازا' دہقان بادشاہ کو رخصت کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

زند و شوکت سلطان نہ گشت چیزے کم
زالتفات بہ مہمان سرائے دہقانے
کلاہ گوشہ دہقان بہ آفتاب رسید
کہ سایہ برسرش انداخت چوں تو سلطانے

ترجمہ "ایک دہقان کے مہمان خانہ کی طرف نظر التفات کرنے بادشاہ کی قدر و شوکت میں تو کوئی فرق نہیں آیا' لیکن دہقان کی دستار کا طرہ آفتاب تک پہنچ گیا۔ کہ آپ جیسے سلطان کے سایہ شفقت اس پر پڑ گیا۔"

میں آج یہی قطعہ حضرت کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے اس عزت افزائی پر ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ ہم مسکینوں کو اپنے سایہ عاطفت سے نوازا .... حق تعالیٰ شانہ آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

حضرت کے بعد مولانا محمد اسعد مدنی صاحب نے تفصیلی خطاب فرمایا۔ (یہ خطاب علیحدہ شائع کیا جائے گا) دفتر ختم نبوت جامعہ فاروقیہ کے مہتمم مولانا سلیم اللہ خان صاحب کی دعوت پر نماز مغرب کے بعد جامعہ فاروقیہ میں پروگرام تھا اس لئے حضرت وہاں تشریف لے گئے اور طلباء سے خطاب فرمایا۔ عشاء کے بعد قاری شریف احمد صاحب نے سٹی اسٹیشن جامع مسجد میں پروگرام ترتیب دیا تھا۔ ایک بچے نے حفظ قرآن مکمل کیا تھا۔ آخری سورتیں سنیں اور دعا فرمائی بعدازاں تفصیلی خطاب فرمایا (یہ خطاب بھی علیحدہ شائع کیا جائے گا) صبح بروز بدھ حضرت مولانا اسعد مدنی صاحب کا پروگرام ملتان کا تھا۔ صبح ساڑھے سات بجے کی فلائٹ سے ملتان روانگی ہوئی۔ ملتان ایئرپورٹ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلی مولانا عزیز الرحمان صاحب' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد حنیف جالندھری' مولانا محمد ادریس ہشیارپوری' مولانا محمد قاسم صاحب اور دیگر علمائے کرام نے استقبال کیا وہاں سے جامعہ خیرالمدارس' اور جامعہ قاسم العلوم تشریف لے گئے بعد نماز عشاء دفتر ختم نبوت میں بہت بڑا اجتماع ہوا۔ مسجد صحن اور سڑک تک پر لوگ ہی لوگ تھے۔ حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب نے خیر مقدمی کلمات

باقی صفحہ ۲۶ پر

بقیہ: رواداری اور دینی غیرت

قلب سے سچا جانا لیکن میدان بدر میں اس طرح بپھرے ہوئے چکر لگا رہے تھے جیسے موت کا کوئی ڈر ہی نہ ہو۔ آپ ﷺ کا یہ انداز دیکھ کر قریش کے شہسوار گھبراگئے۔ جونہی آپ ان کے سامنے آتے وہ خوفزدہ ہوکر ایک طرف ہوجاتے لیکن ان میں ایک شخص ایسا تھا جو آپ ﷺ کے سامنے اکڑ کر کھڑا ہوجاتا لیکن آپ ﷺ اس سے پہلو تہی اختیار کرجاتے اور اس کے ساتھ مقابلے کرنے سے اجتناب کرتے۔ وہ شخص بھی آپ ﷺ سے مقابلہ کرنے کے لئے بار بار سامنے آتا رہا لیکن آپ ﷺ نے بھی اس سے پہلوتہی اختیار کرنے میں کوئی کسرباقی نہ رکھی'

باقی آئندہ

قسط نمبر ۳

ذوالفقار احمد نقشبندی

اسلام اور ازدواجی زندگی

ازدواجی زندگی کا حسین تصور

قرآن پاک نے میاں بیوی کے بارے میں جو تصور دیا وہ آج تک کوئی دوسرا معاشرہ پیش نہیں کر سکا۔ قرآن پاک نے میاں بیوی کے بارے میں ھن لباس لکم وانتم لباس لھن وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو' لباس سے تشبیہ دینے میں دو حکمتیں ہیں' ایک یہ کہ لباس سے انسان کو زینت ملتی ہے لباس سے اس کے عیب چھپتے ہیں اور دوسری بات یہ فرمایا کہ انسان کے جسم کے سب سے زیادہ قریب اس کا لباس ہوتا ہے تو بیوی کو خاوند کے لئے لباس کہا اور خاوند کو بیوی کے لئے لباس کہا اب تم دونوں ایک دوسرے کے اتنا قریب ہو جتنا قریب لباس ہوا کرتا ہے۔ اب بتائیے قریب کا اس سے بہتر تصور کوئی پیش کر سکتا ہے۔ اللہ اکبر' روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اماں حوا کو حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کیا' کیوں؟ سر سے اس لئے نہ پیدا کیا کہ سر پہ نہ بٹھالیں اور پاؤں سے اس لئے نہ پیدا کیا کہ پاؤں کی جوتی نہ بنالیں' پسلی سے اس لئے پیدا کیا کہ زندگی کا ساتھ سمجھتے ہوئے اپنے دل کے قریب رکھیں' قرآن پاک نے یہی نہیں کہہ دیا کہ تم زندگی گزارو بلکہ فرمایا "وعاشروھن بالمعروف" تم نے ان بیویوں کے ساتھ اچھے انداز میں زندگی گزارنی ہے مفسرین بیان فرماتے ہیں کہ یہ بیویوں پر اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف سے مردوں کو سفارش کر دی اے خاوند! تمہارے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہو سکتی ہے کہ تمہاری بیویوں کے لئے تمہارا پروردگار سفارش کر رہا ہے' آج تم اس کی سفارش کا خیال رکھو گے تو کل وہ قیامت کے دن تمہاری بخشش کر دے گا۔ اللہ اکبر

بہترین خاوند کون ہے؟

حدیث پاک میں آتا ہے کہ (خیرکم خیرکم لاھلہ) تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے لئے تم میں سب سے بہتر ہوں تو نبی علیہ السلام نے اپنی زندگی کو مثالی بنا کر پیش کیا کسی بندے کی اچھائی کا اندازہ لگانا ہو تو حدیث پاک نے بتلا دیا کہ اس کے دوستوں سے نہ پوچھیں' کاروبار میں نہ دیکھیں' پوچھنا ہو تو اس کی بیوی سے ذرا پوچھیں کہ یہ کیسا انسان ہے' اگر بیوی کہے کہ اس کی معاشرت اچھی ہے تو وہ اچھا انسان ہے' فرمایا (اکمل المومنین ایمانا احسنھم خلقا) ایمان والوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

ایک مرتبہ نبی علیہ السلام کے پاس ایک عورت آئی اور کہا میرا خاوند بات بات پر غصہ کرتا ہے حتیٰ کہ مجھے مارتا بھی ہے (یہ بات ذرا دونوں کان کھول کر سننے والی ہے باقی باتیں تو چلیں ایک کان سے سن لینا مگر مردوں سے گزارش ہے کہ یہ بات ذرا دونوں کان کھول کر سنیں) بیوی نے آکر نبی پاک ﷺ کی محفل میں کہا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ میرا خاوند مجھے چھوٹی چھوٹی بات پر جھڑکتا ہے حتیٰ کہ مجھے مارتا ہے تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا۔

یظل احدکم یضرب امرتہ ضرب العبد ثم یظل یعانقھا ولا یستحی

تمہارا منہ سیاہ ہو تم اپنی بیوی کو باندی کی طرح مارتے ہو پھر اس کے ساتھ تم بوس و کنار کرتے ہو کیا تمہیں اس بات پر حیاء نہیں آتی' یعنی ایک وقت میں تم اسے اتنا قریب کر رہے ہو دوسرے وقت میں تم اسے باندی کی طرح مار رہے ہوں' یہ الفاظ ہمیں پیغام دے رہے ہیں کہ بیوی گھر کی نوکرانی نہیں بلکہ شریک حیات ہے ہاں اگر کوئی ایسا معاملہ ہو کہ بہت بڑا کوئی کبیرہ گناہ کر بیٹھے اور سمجھانے سے بھی نہ سمجھے تو اب شریعت نے محدود مارنے کی اجازت دی ہے تاکہ اسے نصیحت آئے مثل مشہور ہے لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے وہ باتیں بڑی عام ہیں کہ عورت کی زبان قابو میں نہیں رہتی اور مرد کے ہاتھ قابو میں نہیں رہتے۔ (استغفراللہ)

بدزبان عورت

یاد رکھئے میرے دوستو! بدزبان بیوی اپنے شوہر کو قبر تک پہنچانے کے لئے گھوڑے کی ڈاک کا کام کرتی ہے جس کی عورت بدزبان ہو اس کے اندر کو ساری زندگی سکون نہیں مل سکتا عورت کو کہا گیا کہ وہ اپنی زبان کے اندر نرمی اور مٹھاس پیدا کرے اور اچھے انداز سے بات کرے۔ ویسے یہ پکی بات ہے کہ میٹھی سے میٹھی عورت کیوں نہ ہو پھر بھی اس کے اندر تھوڑی بہت تلخی ضرور ہوتی ہے

کیونکہ تعلق ہی ایسا ناز و انداز کا ہوتا ہے تاہم عورت کی زبان میں نرمی ہونی چاہئے۔ شریعت نے کہا اپنے خاوند سے نرم زبان میں بات کرے۔ جہاں کسی غیر مرد سے بات کرنے کا وقت ہو تو کہا گیا کہ سختی سے بات کرے تاکہ اسے دوسری بات پوچھنے کی جرات نہ ہو اور ہمارے ہاں آج معاملہ یہ بنا ہوا ہے کہ خاوند سے بات کرتی ہے تو ساری دنیا کی کڑواہٹ سمٹ آتی ہے اور کسی غیر سے بات کرنی ہو تو ساری دنیا کی شیرینی سمٹ آتی ہے بہرحال یہ حقیقت ہے کہ جن رشتوں کو تلوار نہیں کاٹ سکتی ان کو زبان کاٹ کے رکھ دیتی ہے۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ عورت کی زبان وہ تلوار ہے جو کبھی زنگ آلود نہیں ہوتی' بعض عورتیں تو اتنی بد زبان ہوتی ہیں کہ اگر عورتیں نہ ہوتیں تو ناقابل برداشت ہوتیں۔ کئی عورتیں تو بد زبانی اور بدگمانی ہی کی وجہ سے گھر برباد کرلیتی ہیں۔ شرع شریف نے حکم دیا کہ محرم مرد سے بات کرو تو نرمی سے غیر محرم سے بات کرنی پڑے تو سختی سے کرو۔ دانایان فرنگ میں سے کسی کا قول ہے کہ اگر عورت سارے دن میں ایک مرتبہ اپنے خاوند سے اس نرمی سے بات کرے جس نرمی سے وہ پڑوسی مرد سے بات کرتی ہے تو گھر آباد رہے۔ اس طرح مرد اگر پورے دن میں ایک مرتبہ بیوی کو اس محبت کی نگاہ سے دیکھے جس نظر سے وہ پڑوسی عورت کو دیکھتا ہے تو بھی گھر آباد رہے۔

سلف صالحین کا معمول

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی ایک پوری سورت جسے سورۃ النساء کہتے ہیں اس میں مرد اور عورت کی ازدواجی زندگی کے احکام بتلائے۔ ہمارے سلف صالحین کا یہ معمول تھا وہ اپنی بیٹیوں کو نکاح سے پہلے سورۃ النساء اور سورۃ النور ترجمہ کے ساتھ پڑھا دیا کرتے تھے تو ہمیں چاہئے جن کے ہاں بیٹی ہو وہ اس کو اگر پورا قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ نہیں پڑھا سکتے تو کم از کم سورۃ النساء اور سورۃ النور ترجمہ کے ساتھ پڑھا دیا کریں تاکہ لڑکی اچھی ازدواجی زندگی گزار سکے۔ بعض سلف صالحین کا تو عجیب معمول تھا کہ وہ یہ کرتے تھے کہ جب بچی پڑھ لکھ جاتی تھی اور ابھی شادی کا کوئی انتظام نہیں ہوتا تھا (اس وقت پرنٹنگ پریس نہیں ہوتے تھے) یہ بیٹی کے ذمہ لگاتے تھے کہ بیٹی اپنے لئے ایک قرآن پاک لکھ لو تو یہ بچی روزانہ لکھتی تھی۔ باوضو ہو کر خوش نویسی سے قرآن پاک لکھی تھی اور جب قرآن پاک مکمل ہو جاتا تو سنہری جلد باندھ کر باپ اپنی بیٹی کو جہیز میں دیا کرتا تھا یہ پہلے وقت کا جہیز ہوا کرتا تھا یہ اس کے خاوند کو پیغام مل رہا ہوتا تھا کہ میری بیٹی نے میرے گھر میں جو زندگی گزاری ہے اس کا فارغ وقت اس قرآن پاک کو لکھنے میں گزرا ہے۔

خاوند کے حقوق

نبی اکرم ﷺ نے حقوق زوجین کا تذکرہ کرتے ہوئے عورتوں کو بتایا کہ اگر شریعت میں کسی اور کو سجدہ کرنے کی اجازت ہوتی تو میں عورت کو حکم کرتا کہ اپنے خاوند کو سجدے کرے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو عورت فرائض کو پورا کرنے والی ہو اور اسے ایسی حالت میں موت آجائے کہ اس کا خاوند اس سے خوش ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا دروازہ کھولتے ہیں تاکہ بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوسکے۔ یہ بھی کہہ دیا کہ اگر کسی عورت سے اس کا خاوند جائز وجہ سے ناراض ہو اور وہ عورت ضد کرکے خاموش رہے اور خاوند ایسی حالت میں سوجائے تو ساری رات اللہ کے فرشتے اس عورت پر لعنت برساتے رہتے ہیں تو خاوند کی خوشی میں اللہ کی خوشی کو شامل کردیا گیا خاوند کی اطاعت اور فرمانبرداری میں صحابیات کے واقعات بڑے عجیب ہیں۔ ایک صحابیہؓ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ شوہر جہاد پر گیا ہوا ہے' جس دن شوہر کو آنا ہے تو اس دن چند گھنٹے پہلے بیٹا فوت ہوگیا اب پریشان بیٹھی ہے کہ خاوند اتنے عرصے بعد آئے گا تو پوچھے گا اور جب یہ معلوم ہوگا کہ بیٹا فوت ہوگیا تو اسے کتنا صدمہ ہوگا' دل میں افسوس ہوگا کاش بچے کو زندگی میں آکر پیار ہی کرلیتا۔ جب صحابیہؓ بہت پریشان ہوئی تو اس نے بچے کو نہلا دھلا کر کپڑا ڈال کر چارپائی پر رکھ دیا' کسی کو اطلاع نہ دی خاوند گھر آیا تو پوچھا کیا بنا بتایا کہ اللہ نے بیٹا دیا ہے پوچھا کہ میرا بیٹا کہاں ہے کہا کہ وہ سکون میں ہے یہ الفاظ کہہ دیئے' خاوند سمجھا کہ وہ سو رہا ہے۔ چنانچہ خاوند نے کھانا کھایا تو رات ہوگئی میاں بیوی اکٹھے بھی ہوئے سفر کی باتیں بھی ہوئیں لیکن اس عورت کو دیکھئے جو ماں تھی اس کے دل پر کیا گزر رہی ہوگی۔ جس کے معصوم بیٹے کی لاش سامنے چارپائی پر پڑی ہے مگر وہ خاوند کی خوشی کی خاطر سینے پر سل رکھ کر اس راز کو چھپائے بیٹھی ہے کہ میرے خاوند کا دل غمزدہ نہ ہو وہ اس کے ساتھ کھانا بھی کھا رہی ہے ہنس بول بھی رہی ہے' دونوں مل بھی رہے ہیں حتیٰ کہ اسی حال میں صبح ہوگئی۔ صبح اپنے خاوند سے پوچھتی ہے کہ مجھے ایک بات بتایئے خاوند نے کہا پوچھو۔ کہنے لگی اگر کوئی کسی کو امانت دے اور پھر کچھ عرصہ بعد واپس مانگے تو وہ خوشی سے لوٹانی چاہئے یا غمزدہ ہوکر۔ خاوند نے کہا خوش ہوکر' کہا کہ اچھا آپ کو بھی اللہ نے امانت دی تھی آپ کے آنے سے کچھ دیر پہلے اللہ نے وہ امانت واپس لے لی۔ اب جایئے اور خوشی خوشی اللہ کے حوالے کردیجئے۔ اللہ اکبر! اس صحابیہؓ نے معاشرت کا حق ادا کردیا۔ صبح ان کے خاوند رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اللہ کے نبی ﷺ میرے گھر میں یہ معاملہ ہوا۔ میری بیوی نے میری خوشی کی خاطر اتنے صبر و ضبط کا مظاہرہ کیا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے دعا دی چنانچہ اللہ نے اس رات میں برکت ڈالی اور وہ عورت اپنے خاوند سے ملنے کی وجہ سے حاملہ ہوئی۔ اللہ نے ان کو ایک اور بیٹا عطا کیا جو حافظ قرآن بھی بنا اور حافظ حدیث بھی۔

باقی آئندہ

آخری قسط

پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد خواجہ ' رحیم یار خان

اصلاحِ انسانیت اور اسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

تقدیر پر ایمان کا مفہوم در حقیقت احساس ہائے محرومی زور یاس و نومیدی کے اندھیروں سے نکال کر مومن کو امید و رجا کے روز روشن میں لے آتا ہے' مایوسیوں کے بھنور میں تدبیر کی ڈوبتی کشتی کو ساحل سے ہمکنار کرتا ہے۔

ایمان کے یہ چاروں اجزاء یعنی توحید' رسالت' آخرت اور تقدیر' عمل صالح کا ایک ایسا مربوط نظام عطا کرتے ہیں جس سے زندگی اتنی خوبصورت اور حسن کا ایسا مرقع بن جاتی ہے کہ خاک نشینوں کے نقش پا کو چوم لینا شاہی جلال کے لئے سرمایہ فخر اور حاصل آرزو ہو جاتا ہے۔ اس نظام کو جاننے اور اپنانے کے لئے کسی فکر اور فلسفے کی حاجت پیش نہیں آتی۔ دل کو حرص و آز سے' ہوا و ہوس سے' کینہ و حسد سے' بغض و نفرت سے' خود غرضی و مفاد پرستی سے' کبر و غرور سے' اور ایسی تمام آلودگیوں سے پاک کیجئے' نیت صحیح اور درست کیجئے اور اسوہ نبوی ﷺ کو اخلاق و عمل کا معیار بنانے کے لئے بصد خلوص و محبت متوجہ ہو جائیے۔ یقین جانئے کہ "اللین یسر" کی تفسیر نگاہوں میں گھوم جائے گی۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

"ما الایمان قال الصبر والسماحة"

(مشکوٰۃ)

(ایمان کیا ہے؟ فرمایا صبر اور سخاوت)

دیکھئے! دو لفظوں میں دین و ایمان کی پوری تفصیل بیان فرما دی' صبر کا مفہوم ہے صاحب نبوت کے آداب و احکام کو پوری دلجمعی کے ساتھ بجالانا' دینی فرائض اور مسائل سے پوری ثابت قدمی اور مستقل مزاجی کے ساتھ عہدہ برآ ہونا۔ خلاف دین اور ناروا باتوں سے پوری احتیاط کے ساتھ باز رہنا اور بچے رہنا' ناگوار امور اور غم انگیز مصائب و آلام کو نہایت تحمل' بردباری اور خندہ پیشانی سے انگیز کرجانا۔ اور اس راستے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی کوئی پرواہ نہ کرنا' سماحۃ کا مفہوم ہے: اپنے جان' مال' وقت کو پوری فراخدلی' فرخ دلی' اور نشاط قلبی کے ساتھ لوگوں کی خدمت میں لوگوں کی بھلائی اور خیر خواہی میں ارزاں کردینا اور یہ کام خالص اللہ کی رضا کی خاطر کرنا اسی سے اجر کا امیدوار ہونا اور لوگوں سے شکریہ و اجر کے بارے میں کوئی سروکار نہ رکھنا۔" صبر" اور "سماحۃ" ان دو مختصر لفظوں کے معانی کی وسعت دامانی پر غور کیجئے' آپ دیکھیں گے کہ ایک بحر بیکراں ہے جس کے دامن میں زندگی کی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی سمٹ آئی ہے' خدانخواستہ آپ سے کوئی سی نازیبا حرکت سرزد نہ ہو یا کسی ناہنجار کی زشت روئی اور کمینگی پر آپ تنگ دلی یا انتقامی جذبے کا مظاہرہ کریں تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ یا تو صبر پر آپ کی گرفت ڈھیلی ہو گئی ہے اور یا آپ کا سماحۃ کے دائرے سے باہر جا پڑا ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ:

"ما الایمان قال اذا سرتک حسنتک وساءتک سیئتک فانت مومن"

(مشکوٰۃ)

(ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب تیری نیکی تیرے لئے مژدہ مسرت بن جائے اور تیری برائی تجھے مبتلائے غم کرے تو بس تو مومن ہے) حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں سوال ایمان کی حقیقت کے بارے میں تھا اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں سوال ایمان کی عملی کیفیات کے بارے میں ہے جبکہ دونوں جگہ سوال کے الفاظ ایک ہی ہیں "ما الایمان" لیکن فراست نبوی نے دونوں جگہ سوال کے نفسیاتی تفاوت کو جان لیا اور اس کے مطابق جواب عنایت فرمایا' گویا حقیقت ایمانی کو اپنا لینے کے بعد مجھے کیسے معلوم ہو کہ مجھ پر واقعی ایمان کا رنگ چڑھ گیا ہے۔ تو بتادیا کہ اگر اچھا کام طبیعت میں فرحت و نشاط کے اثرات پیدا کرے اور برائی کا ارتکاب طبیعت کو خوشی اور نشاط سے محروم کردے تو یہ کیفیت تمہارے مومن ہونے کی دلیل ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو اپنے ایمان کی فکر کیجئے اپنے اخلاق و عمل کو مزید سنواریئے' محنت کیجئے اور اپنے حسن سیرت کے معیار کو اور بلند کیجئے تاآنکہ صاحب نبوت ﷺ کی بتائی ہوئی ایمانی کیفیت پیدا ہو جائے اور آپ واقعی مومن بن جائیں۔

ایک دوسرے شخص کا سوال یہ تھا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ کیف لی ان اعلم اذا احسنت او اذا اسات فقال النبی ﷺ اذا سمعت

جیرانک یقولون قد احسنت فقد احسنت واذا سمعتھم یقولون قد اسات فقد اسات"

(مشکوۃ)

(یا رسول اللہ میں کیسے جانوں کہ اب میں نیک ہوگیا ہوں یا اب برا ہوگیا ہوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تو اپنے ہمسایوں کو سنے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ تو اچھا بن گیا ہے تو واقعی تو اچھا ہے اور جب تو سنے کہ ہمسائے کہہ رہے ہیں تو برا ہوگیا ہے تو پھر واقعی تو برا ہوگیا ہے)

یہی سوال ایمان کے بجائے عمل صالح سے ہے' ایمان کا تعلق چونکہ دل سے ہے اس لئے ایمانی اثرات وکیفیات پر محتسب خود طبیعت ہی کو قرار دیا' لیکن عمل کا تعلق تمام تر اعضاء وجوارح سے ہے جو سب کے مشاہدے میں ہیں اس لئے یہاں محتسب سوسائٹی کو معاشی لے کر اور اپنے ہمسائیوں کو قرار دیا' تاہم تربیت کی یہ دونوں کسوٹیاں' نہایت آسان موثر اور نتیجہ خیز ہیں جب انسان واقعی اپنے ضمیر کو اپنا محتسب بنالے اور لوگوں کی رائے پر تیغ پا ہونے کے بجائے اسے اپنی اصلاح کا معیار قرار دے لے تو بڑی آسانی سے انسان سیرت واخلاق کے اعلے معار کو پاسکتا ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا سوال ایک دوسرے انداز سے ہے وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا:

"ما النجاۃ قال املک علیک لسانک ولیسعک بیتک وابک علی خطیئتک"

(مشکوۃ)

(نجات کیا ہے؟ فرمایا اپنی زبان کو قابو میں رکھ' تیرا گھر تیرے لئے فراخ اور وسیع قرار پا جائے اور اپنے گناہوں پر رویا کرو)

یہ تینوں امور دائرہ صبر سے تعلق رکھتے ہیں' سماحۃ کا دارومدار بھی درحقیقت صبر ہی پر ہے صفت صبر میں جس قدر کمی آئے گی سماحۃ میں کمی واقع ہوگی صبر کی صفت جس قدر پختہ ہوگی سماحۃ کی صفت کا دامن پھیلتا جائے گا۔ زبان پر قبو ہوجانے سے زندگی کی بیشتر خرابیاں از خود ختم ہوجاتی ہیں اور منفعتوں کا باب کھل جاتا ہے' جھوٹ غیبت' چغلی' استہزاء' تہمت' بہتان' گالی گلوچ' طعن وتشنیع اور ان کے متعلقات اور تباہ کن ثمرات سب ختم ہوکر رہ جاتے ہیں' رواداری' خیرخواہی' انس ومحبت' اخوت ویگانگت اور احترام انسانیت کا باب شروع ہوجاتا ہے۔ تیرا گھر تیرے لئے فراخ قرار پائے یعنی اپنے ہی حقوق سے استفادہ کرو' دوسروں کے حقوق پر ان کی عزت و آبرو پر دست درازی نہ کرو اپنے گناہوں پر رویا کرو اس تیسری بات نے سماحت کی صفت کی طرف توجہ دلائی ہے' اپنی نفسیاتی اور فطرتی کمزوری کے پیش نظر جب اپنے گناہوں پر دھیان جائے گا تو احساس ندامت میں ڈوب جائے گا' رونا اور روتے رہنا طبیعت میں یہ صفت پیدا کرے گا کہ عفو خطا کی راہ میں اپنی جان' مال' وقت ہر چیز لٹادے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ شریعت اسلامیہ کے ماہر' فقیہ' اسوہ نبوی کے امین ہیں' ایمان کی حقیقت علم میں ہے اور معیار عمل ہے' اس لئے انہیں یہ معلوم کرنے کی تمنا ہے کہ ایمانیات میں افضل کیا چیز ہے تاکہ عمل میں اسے ترجیح دی جائے:

"انہ سال النبی ﷺ عن افضل الایمان قال ان تحب للہ و تبغض للہ وتعمل لسانک فی ذکر اللہ و تحب لناس ماتحب لنفسک وتکرہ لھم ماتکرہ لنفسک"

(حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ایمان کی افضل چیز کے بارے میں سوال کیا' آپ ﷺ نے فرمایا کسی سے محبت کرے تو اللہ کے لئے کرے کسی سے بیزار ہو تو اللہ کے لئے ہو' اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں مصروف رکھے اور لوگوں کے لئے تو وہی چیز پسند کرے جو تجھے اپنی ذات کے لئے پسند ہے' اور جو چیز تجھے اپنی ذات کے لئے گوارہ نہیں اسے لوگوں کے لئے بھی ناگوار سمجھا کرے)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے جواب میں آپ نے کچھ فرمایا یہ اخلاق وسیرت کا بہت اونچا معیار ہے۔ یعنی محبت وبیزاری کی نفسیاتی کیفیات کا' اپنی پسند' دل کی چاہت' طبیعت کو میلان اور پاک ہوکر اللہ کی رضا کے قالب میں ڈھل جانا واقعی بہت اونچا مقام ہے' ایسے ہی زبان کو تمام گفتارانہ چٹخاروں سے محروم کرکے اللہ کے ذکر میں لگادینا' سیرت کی پاکیزگی کو ایک نئی شان بخشتا ہے تیسری بات تو بہت ہی اونچی بات ہے اور حقوق العباد کی روح ہے یعنی لوگوں کے نفع و نقصان کو ان کی خوشی اور غم کو ان کی سکھ چین کو دکھ درد کو اپنا نفع نقصان اپنا غم اور خوشی' اپنا سکھ چین اور اپنا دکھ درد قرار دے لینا' اس سے بڑھ کر ایثار کیا ہوگا' اس سے بڑھ کر انسانیت کی خیرخواہی اور بھلائی کیا ہوگی' اس سے بڑھ کر غرض کشی اور مفاد کشی کیا ہوگی' انسانی برادری کے مختلف طبقات اور متضاد عناصر میں اخوت ویگانگت کے لئے اس سے بہتر حسین تدبیر کیا ہوگی۔

ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کا انداز ہی نرالہ ہے وہ جب پوچھتے ہیں تو پوچھتے ہی چلے جاتے ہیں ادھر حضور اکرم ﷺ کا جواب وہی اختصار وہی جامعیت وہی گہرائی و گیرائی لئے ہوتا ہے جو ختم نبوت کا طرہ امتیاز ہے ادھر ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سوال عرض کرتے ہیں دربار نبوت سے نیا جواب ارزانی ہوتا ہے اور ہر جواب اپنے دامن میں حیات انسانی کی سعادتوں اور فلاح یابیوں کو دامن میں سمیٹے ہوتا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا:

(یا رسول اللہ ﷺ مجھے وصیت فرمایئے'

فرمایا میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کی ناراضیوں سے بچنے کی درحقیقت ہے کہ یہ چیز تیری پوری زندگی کو حسین ترین بنادے گی' میں نے عرض کیا کچھ اور عنایت فرمایئے' فرمایا کہ قرآن کی تلاوت اور اللہ کے ذکر کو اپنے اوپر لازم کرلو۔ پھر یقیناً" آسمان میں تیرے تذکرے ہوں گے اور زمین میں تیرے لئے یہ روشنی بن جائے گا' میں نے عرض کیا کچھ اور عنایت فرمایئے' فرمایا چپ سادھ لو! اس سے شیطان دفع ہوجائے گا اور بھاگ جائے گا اور دینی امور میں یہ چیز تیرے لئے مددگار بن جائے گی' میں نے عرض کیا کچھ اور عنایت فرمایئے فرمایا زیادہ ہنسی سے بچتے رہو' زیادہ ہنسا دل کو مردہ کردیتا ہے اور چہرہ کا نور ختم کردیتا ہے میں نے عرض کیا کچھ اور عنایت فرمایئے' فرمایا ہر حال میں حق کہو خواہ وہ کڑوا ہی ہو میں نے عرض کیا کچھ اور عنایت فرمایئے فرمایا اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرنا' میں نے عرض کیا کچھ اور عنایت فرمایئے فرمایا' لوگوں کے بارے میں وہ باتیں کہنے سے اپنے آپ کو روک لے جو تو جانتا ہے کہ وہ خود تجھ میں بھی ہیں)

(مشکوٰۃ)

غور فرمایئے کس طرح چند مختصر جملوں میں ضروریات دین و آداب دین کو سمو دیا اور اصلاح نفس و سیرت انسانی کا کتنا بہترین جامع واضح اور آسان لائحہ عمل چند لفظوں میں بیان فرمادیا۔

"یاابا ذر لاعقل کالتدبیر ولا ورع کالکف ولاحسب کحسن الخلق"

(مشکوٰۃ)

(اے ابوذر تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں اور باز رہنے کے مانند کوئی تقوے نہیں اور حسن اخلاق جیسا کوئی کردار نہیں)

اس سے معلوم ہوا کہ بلند کرداری کا مدار حسن اخلاق پر ہے اور تقوے کی بنیادی ناروا باتوں سے باز رہنا ہے۔ اور تدبیر عقل کی روح ہے۔ اس سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ تقدیر پر ایمان کے یہ معنے نہیں ہیں کہ جو کچھ ہونا ہے اس کے انتظار میں ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہو اور تدبیر کو بے سود اور بے نتیجہ سمجھ کر نظر انداز کردو۔ درحقیقت تقدیر پر ایمان کا مطلب تدبیر کو اس کا صحیح مقام دینا ہے اور اسے غلط راہوں میں بھٹکنے سے بچاتے ہوئے صحیح رخ پر آگے بڑھنے کا خوگر بنانا ہے۔ ایک روایت میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"قال رسول اللہ ﷺ المومن القوی خیر واحب الی اللہ من المومن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ماینفعک واستعن باللہ ولا تعجز وان اصابک شیٔ فلا تقل لو انی فعلت کان کذا وکذا ولکن قدر اللہ ماشاء فعل فان لو تفتح باب عمل الشیطان"

(صحیح مسلم)

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' طاقتور مومن کمزور مومن کی نسبت زیادہ بہتر اور اللہ کو زیادہ محبوب ہے' ویسے سبھی بہتر ہیں' جو چیز تیرے لئے نفع مند ہے اس کے حصول کے لئے پوری دلبستگی کے ساتھ بھرپور کوشش کیجئے اللہ سے مدد مانگئے اور ہمت نہ ہاریئے' بایں ہمہ اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچے تو پھر یہ مت کہو کہ اگر میں نے یوں کیا ہوتا تو ایسے اور ایسے ہوجاتا' اس کے بجائے یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی مقدر کیا تھا اور اس نے جو چاہا کردیا' کیونکہ "کاش" کہنا درحقیقت شیطان کے عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے)

غور کیجئے کتنی خوبی کے ساتھ مسئلہ تقدیر کا عقدہ حل کردیا' ظاہر ہے کہ تدبیر کی ناکامیاں ہمارے تجربہ و مشاہدہ میں ہیں کوئی صاحب عقل آدمی اس سے انکار نہیں کرسکتا' بلکہ ایسا کوئی شخص دنیا میں موجود ہی نہیں جس کو تدبیر کی ناکامی سے بھی سابقہ نہ پڑا ہو' لیکن اس ناکامی کی صورت میں ایک کافر کا تاثر ہے اور ایک مومن کا کافر تدبیر کی ناکامی پر گھبرا جاتا ہے اور اسے انجام پذیر کرنے کے لئے ناجائز اور غلط ذرائع کا سہارا لیتا ہے' یا دماغی توازن کھو بیٹھتا ہے اور یا خودکشی کرلیتا ہے۔ اور مومن تدبیر کی ناکامی پر گھبراتا نہیں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میری تدبیر کے مطلوبہ نتائج سے مجھے محروم کرکے میرے رب نے مجھے اس سے بھی زیادہ بہتر دینا چاہا ہے جس کا مجھے شعور نہیں' لہٰذا میری تدبیر رائیگاں نہیں گئی اس کا ثمرہ مجھے ملے گا اور میرے مطلوبہ ثمرے سے بہتر ملے گا' چنانچہ ایک مومن تدبیر کی ناکامی پر ناامیدی کا شکار ہوئے یا غلط اور ناجائز راہ لینے کی فکر کرنے کے بجائے ایمان بالقدر کے بل بوتے پر نئی ہمت اور نیا حوصلہ لے کر ابھرتا ہے اور پہلے سے زیادہ بہتر اور مضبوط تدبیر اختیار کرکے اللہ کے توکل پر نتائج کا امیدوار ہوتا ہے۔ جبکہ کافر ایسے موقعہ پر خودکشی کرلیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو خطاب فرما رہے تھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"یاالناس لیس من شیئی یقربکم الی الجنۃ ویباعدکم من النار الا قد امرتکم ولیس شیئی یقربہ بکم من النار ویباعدکم من الجنۃ الا قد نھیتکم عندوان روح الامین نفث فی روعی لن نفسا لن تموت حتی تستکمل رزقھا الا فاتقوا اللہ واجملو فی الطلب ولا یحملنکم استبطاء الرزق لن تطلبوہ بمعاصی اللہ فانہ لایدرک ماعنداللہ الا بطاعتہ"

(شرح السنہ' مشکوٰۃ)

(اے لوگو! کوئی ایسی چیز نہیں جو تمہیں جنت سے قریب کرنے والی اور آگ دور کرنے والی جس کا حکم میں تمہیں نہیں دے چکا اور کوئی چیز ایسی

نہیں جو تمہیں آگ کے قریب لے جانے والی ہے اور جنت سے دور کرتی ہے جس سے تمہیں روک نہیں چکا اور روح الامین نے میرے دل میں یہ وحی کی ہے کہ کوئی شخص بھی اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنا رزق دنیا میں پورا حاصل نہیں کرلے گا' تو سنو! لہٰذا تم اللہ کے غضب سے بچو اور طلب رزق میں اچھا طریقہ اپناؤ اور رزق آنے میں تاخیر ہوجانا تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم طلب رزق میں جائز ذرائع سے تجاوز کرکے اللہ کی نافرمانیوں کی راہ پر چل نکلو' اور یہ حقیقت پیش نظر رہے کہ اللہ کے ہاں جو انعامات ہیں وہ اللہ کے طاعت و فرمانبرداری کے بغیر حاصل نہیں کئے جاسکتے۔)

غور فرمایئے اس حدیث شریف نے کس طرح تدبیر کی لگام تقدیر کے ہاتھ میں دے کر اسے راہ راست کا پابند کردیا اور غلط راہ پر جانے سے بچالیا' اور یہ بھی واضح کردیا کہ ناجائز تدبیر غلط رہ پر چل کر اپنا ناجائز ہونا تو ثابت کرسکتی ہے ورنہ رزق کی تاخیر کو نہ تعجیل میں بدل سکتی ہے اور نہ اس کی کمی میں اضافہ لاسکتی ہے۔ درحقیقت تدبیر اگر سنور جائے تو جان لیجئے کہ سارا عمل ہی سنور گیا لیکن اصلاح تدبیر کے لئے جہاں تقدیر پر ایمان کا مضبوط ہونا ضروری ہے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ حرص اور لالچ کو اعتدال میں رکھا جائے۔ کیونکہ حرص اور لالچ ہی تدبیر کو غلط راستے پر ڈالتے ہیں اور عمل کو بگاڑتے ہیں۔ اور اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ایثار کا جذبہ پیدا کیا جائے کیونکہ جب انسان اپنے حق پر دوسرے بھائی کے حق کو ترجیح دے گا تو اپنا حق بچانے کی خاطر دوسرے بھائی کا حق ضائع کرنا گوارا نہیں کرے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رشوت' غبن' بددیانتی' ملاوٹ' لوٹ مار' ذخیرہ اندوزی وغیرہ حصول رزق کے لئے تدبیر کے ایسے تمام ناجائز راستے بند ہوجائیں گے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں جب یمن بھیجا تو انہیں تاکید فرمائی کہ: (عیش پرستی سے بچے رہنا کیونکہ اللہ کے بندے عیش پرست نہیں ہوا کرتے)

(احمد' مشکوٰۃ)

عیش پرستی کی خواہش ہی حرص و لالچ کو ہوا دیتی ہے جب اسے ممنوع قرار دے دیا گیا تو گویا حرص کا ایک بازو ٹوٹ گیا۔

عمرو بن شعیب اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں:

"قال رسول اللہ ﷺ خصلتان من کانتا فیہ کتبہ اللہ شاکراً صابراً' من نظر فی دینہ الی من ھو فوقہ فاقتدی بہ ونظر فی دنیاہ الی من ھو دونہ فحمداللہ علی ما فضلہ اللہ علیہ کتبہ اللہ شاکراً صابراً ومن نظر فی دینہ الی من ھو دونہ ونظر فی دنیاہ الی من ھو فوقہ فاسف علی ما فاتہ من ولم یکتبہ اللہ شاکراً ولا صابراً"

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ دو خصلتیں ایسی ہیں کہ یہ جس شخص میں پائی جائیں گی اسے اللہ تعالیٰ صابر اور شاکر لکھ لیں گے' یہ کہ جو شخص اپنے دین کے معاملہ میں ایسے شخص کو دیکھے جو دین میں اس سے اونچا ہے پھر خود اونچا نکلنے کی تمنا میں اس کے نقش قدم پر چلنے لگے اور یہ کہ اپنی دنیا کے معاملے میں ایسے شخص کی طرف نظر کرے جو اس سے کم درجے میں ہے پھر اس بات پر اللہ کا شکر بجالائے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کم درجے والے پر فضیلت بخشی ہے۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ صابر و شاکر لکھ لیں گے۔ اس کے برعکس جس شخص نے اپنے دین کے معاملہ میں اس شخص کی طرف نظر دوڑائی جو اس سے دین میں کم ہے اور اپنی دنیا کے معاملے میں اس شخص کو رشک کی نگاہوں سے دیکھا جو اس سے اونچا ہے تو وہ ہمیشہ اس پر حسرت و افسوس میں مبتلا رہے گا جو اس کے ہاتھ نہیں آسکی اور اس کی دسترس سے باہر ہے ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ صابر و شاکر قرار نہیں دیتے)

اس فرمان نبوی ﷺ میں حرص اور لالچ کو اعتدال میں رکھنے کا اور اخلاق و سیرت کو سنوارنے کا کردار کو بلند کرنے کا اور مایوسیوں ناامیدیوں سے بچ کر حوصلہ و ہمت کو توانا رکھنے کا کس قدر بہترین' نتیجہ خیز اور آسان ترلائحہ عمل دیا گیا ہے۔ لنگڑے' لولے اندھے اپاہج بھیک کے بہانے دکان دکان جاکر مکان مکان دستک دے کر جاتے پھرتے ہیں کہ ہم دنیا میں تم سے کمتر ہیں عبرت نگاہ والوں ہمیں دیکھو' اور شکر بجالاؤ۔

رسالت مآب ﷺ نے اصلاح کردار و سیرت کی اصل تربیت گاہ حقوق العباد کو قرار دیا ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ذنب لایغفر و ذنب لایترک و ذنب یغفر فاما الذنب الذی لایغفر فاشرک باللہ فاما الذنب الذی یغفر فذنب العبد بینہ وبین اللہ عزوجل واما الذنب الذی لایترک فذنب العباد بعضھم بعضاً"

(طبرانی' مجمع الزوائد)

(گناہ تین قسم کے ہیں ایک گناہ تو وہ ہے جو کبھی نہیں بخشا جائے گا' اور ایک گناہ وہ ہے جو چھوڑا نہیں جائے گا اور ایک گناہ وہ ہے جو بخش دیا جائے گا۔ وہ گناہ جو کبھی نہیں بخشا جائے گا وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اور جو گناہ کہ بخش دیا جائے گا یہ وہ گناہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور بندے کے مابین ہے (حقوق العباد) گویا حقوق اللہ کی بخشش کی امید کی جاسکتی ہے لیکن کسی بندے کا حق معاف نہیں ہوسکتا وہ بہرصورت حق والے کو دلایا جائے گا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز فرمایا:

"اتدرون ما المفلس قالوا المفلس فینا من

لادرہم لہ ولا متاع فقال ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیامۃ بصلوۃ وصیام وزکوۃ ویاتی قد شتم ہذا وقذف ہذا واکل مال ہذا وسفک دم ہذا وضرب ہذا فیعطی ہذا من حسناتہ وہذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایاہم فطرحت علیہ ثم طرح فی النار"

(مشکوٰۃ؛ صحیح مسلم)

(کیا تم جانتے ہو مفلس کیا ہوتا ہے؟ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا ہمارے ہاں مفلس اسے کہتے ہیں جس کے پاس پیسہ پائی نہ ہو اور سامان زندگی سے محروم ہو' تو آپ ﷺ نے فرمایا' کہ میری امت کا مفلس شخص وہ ہے جو قیامت کے روز اس حال میں آئے کہ اس کے پاس نماز بھی ہیں روزے بھی ہیں زکوۃ و صدقات بھی ہیں ادھر حال یہ ہے کہ فلاں کو اس نے گالی بھی دی تھی اور اس پر تہمت لگائی تھی اور اس کا مال کھایا تھا اور اس کا خون بہایا تھا اور اس کی پٹائی کی تھی لہٰذا اس کو اس کی اتنی نیکیاں دے دی جائیں اور اس کی نیکیاں تقسیم ہوتے ہوتے ختم ہوجائیں اور حق داروں کے حق نمٹائے جانے ابھی باقی ہیں تو پھر لوگوں کے گناہ لے کر اس کے کھاتے میں ڈال دیئے جائیں گے پھر اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا)

غور فرمایئے جب حقوق العباد پر اتنے سخت پہرے بٹھادیئے گئے تو کردار سازی اور اصلاح سیرت کا کام کس قدر آسان بنادیا گیا' اور اگر ہمارے ہاں اصلاح سیرت میں کوئی پیش رفت نہیں ہورہی اور کردار سازی میں اٹھایا جانے والا ہمارا ہر قدم پیچھے پڑتا ہے تو اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ تغیرات زمانہ کی وجہ سے اسوہ نبوی ﷺ کو ہو بہو اپناتے ہوئے ترقی کی راہ پر گامزن ہونا دشوار ہوکے رہ گیا ہے بلکہ اس کا واحد سبب یہ ہے کہ ہمیں اپنی غلط روش اجتماعی ہو یا انفرادی اتنی محبوب اور پسندیدہ ہے کہ ہمیں اس سے دستبردار ہونا گوارا نہیں ہے لہٰذا اسوہ نبی ﷺ کی باتیں ہمیں پسند ہیں لیکن اس پر عمل کے لئے طبیعت حوصلہ نہیں پاتی۔ ہمارے اس منافقانہ طرز عمل کو دیکھتے ہوئے ڈر لگتا ہے کہ خدانخواستہ ہم اس حدیث شریف کا مصداق بن کے نہ رہ جائیں جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے بایں الفاظ روایت فرمائی ہے :

"قال انما اخاف علی ہذہ الامت کل منافق یتکلم بالحکمۃ ویعمل بالجور"

(مشکوٰۃ)

(فرمایا اس امت کے بارے میں ڈرتا ہوں ہر ایسے منافق سے جس کی باتیں بڑی حکیمانہ ہوں گی اور اس کا عمل ظالمانہ ہوگا)

اگر ہم خوش فہمی کے رنگین فضاؤں سے نکل کر حقیقت کے فطری ماحول میں آجائیں تو ہم یہ باور کرنے پر مجبور ہوں گے کہ ہماری یہ تمام کانفرنسیں اور کنونشن وغیرہ ہماری جو رو جفا کی روش کے ساتھ ساتھ کہیں یہ وہی حکیمانہ باتیں تو نہیں جن کی طرف فرمان نبوی کا اشارہ ہے؟ اور اگر خدانخواستہ ایسا ہے تو پھر اندیشہ ہے کہ وہ وعید ہم پر لاگو نہ ہوجائے جس کا ذکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں کیا گیا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اس کے اسلاف کی خوبیوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

"ثم انہا تخلف من بعدہم خلوف یقولون مالا یفعلون ویفعلون مالا یومرون ممن جاہدہم بیدہ فہو مومن ومن جاہد ہم بلسانہ فہو مومن ومن جاہدہم بقلبہ فہو مومن ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خرذل"

(مشکوٰۃ)

(اس کے بعد پھر ایسا ہوگا کہ نااہل لوگ ان کے بعد ان کی جگہ لیں گے وہ ایسی باتیں کریں گے جن پر خود عمل نہیں کریں گے اور جن باتوں پر وہ عمل کررہے ہوں گے وہ ایسی باتیں ہوں گی جن کے کرنے کا انہیں حکم نہیں دیا گیا ہو' لہٰذا جو شخص ایسے لوگوں کے خلاف ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو زبان سے جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اور جو دل سے جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اور جو اتنا بھی نہ کرے تو اس سے آگے رائی کے دانے جتنا ایمان بھی نہیں ہے)

اصل جہاد ہاتھ ہی کا جہاد ہے زبان اور دل سے جہاد کا مطلب استطاعت کی کمزوری کی رعایت دینا ہے کیونکہ اسوہ نبوی ﷺ ہے:

"ان ارید الا الاصلاح ما استطعت"

(ھود ۸۸)

استطاعت نبوی ﷺ تو طاقت کا ایک پہاڑ ہے لیکن اہل ایمان کی استطاعت ظاہر ہے اس درجہ کی نہیں ہوسکتی پھر ان میں ہمت و ارادہ کے کمزور افراد بھی ہوتے ہیں اور ماحول پر بھی بہت کچھ منحصر ہے کبھی نارمل ہوگا اور کبھی انتہائی ناسازگار اس لئے اہل ایمان کو یہ رعایت دی گئی کہ عمل چور باتونیوں کے خلاف اگر کسی مجبوری سے ہاتھ سے جہاد کرنا ممکن نہ رہے تو زبان سے اسے وعظ نصیحت' تنبیہ اور ملامت کرو اور اگر اس کا موقعہ بھی نہ ہو تو ایسے لوگوں کے کرتوتوں کو دل میں برا سمجھو اور نفرت کرو یہ دل کا جہاد ہے اور جہاد کا یہ ایسا شعبہ ہے جو کبھی کسی عذر کی زد میں نہیں آسکتا اسی لئے فرمایا کہ اس سے آگے ایمان رائی کے دانہ جتنا بھی نہیں ہے۔

"ان ارید الا الاصلاح ما استطعت"

(ھود ۸۸)

(میں تو سوا اصلاح کے کچھ نہیں چاہتا جس قدر بھی مجھ سے ہوسکے)

وما توفیقی الا باللہ

قسط نمبر ۳

محمد اشرف کھوکھر

رواداری اور دینی غیرت

"ولا يتخذ المومنون الكفرين اولياء من دون المومنين ○ ومن يفعل ذلك فليس من الله في شيئ الا ان تتقوا منهم تقة ○"

(آل عمران ۲۸)

(مومنوں کو چاہئے کہ مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے اس سے اللہ کا کچھ عہد نہیں' ہاں اگر اس طریق سے تم ان (کے شر) سے بچاؤ کی صورت پیدا کرو (تو کوئی مضائقہ نہیں)

BELIVERSHOULD NOT MAKE FRIENDS FRIENDSWITHUNBLIVERS UNLESS SECURITY DEMANDS: Let not the believers take dis believers for thir friends in preferenct to belivers who so doth that hath no conncection with Allah unles (it be) that be ye but guard yourself against them, taking (as it were) Security.(111:28)p The Vison Page No, 278

"مسلمانوں کو چاہئے کہ کفار کو ظاہرا" یا باطنا" دوست نہ بناویں۔ مسلمانوں کی دوستی سے تجاوز کر کے اور جو شخص ایسا کام کرے گا' سو وہ شخص اللہ کے ساتھ (دوستی رکھنے کے) کسی شمار میں نہیں مگر ایسی صورت میں کہ تم ان سے کسی قسم کا (قوی) اندیشہ رکھتے۔ اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور خدا ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔"

"اے ایمان والو! تم مومنین کو چھوڑ کر کافروں کو دوست مت بناؤ' کیا تم یوں چاہتے ہو اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی حجت صریح قائم کرلو"

(آل عمران ۲۸)

"اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو دوست مت بناؤ' وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا بیشک وہ انہی میں سے ہوگا' بیشک اللہ سمجھ نہیں دیتے ان کو جو اپنا نقصان کررہے ہیں۔"

(النساء ۱۴۴)

مولانا مفتی محمد شفیع رحمتہ اللہ علیہ یوں رقم طراز ہیں کہ "دو شخصوں یا دو جماعتوں میں تعلقات کے مختلف درجات ہوتے ہیں' تعلق کا پہلا درجہ قلبی موالات یا دلی محبت و مؤدت و محبت ہے۔ یہ صرف مومنین کے ساتھ مخصوص ہے غیر مومن کے ساتھ مومن کا یہ تعلق کسی حال میں قطعاً" جائز نہیں' دوسرا درجہ مواسات کا ہے جس کے معنی ہمدردی خیر خواہی و نفع رسانی کے ہیں' یہ بجز کفار اہل حرب کے جو مسلمانوں سے برسرپیکار ہیں۔ باقی سب غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے' تیسرا درجہ مدارات کا ہے جس کے معنی ہیں ظاہری خوش خلقی اور دوستانہ برتاؤ' یہ بھی تمام غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے جبکہ اس سے مقصود ان کو دینی نفع پہنچانا ہو یا وہ مہمان ہوں یا ان کے شر اور ضرر رسانی سے اپنے آپ کو عام مسلمانوں کو نقصان پہنچتا ہو۔"

(معارف القرآن جلد دوم' ص ۵۰ تا ۵۲)

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ قادیانیت ان چاروں میں کسی زمرے میں بھی نہیں آتی قلبی موالات تو ان سے باقی کافروں کی طرح قرآن کی اس نص قطعی کے تحت ویسے ہی ممنوع ہے' مواسات اس لئے نہیں ہوسکتی کہ وہ مسلمانوں کے خلاف علانیہ اور خفیہ سازشوں میں مصروف ہیں' مدارات کا درجہ ویسے ہی مرتد اور زندیق کے لئے منع ہے اور معاملات اس لئے ناجائز ٹھہرے کہ اس سے عام مسلمانوں کے دین و ایمان کو نقصان پہنچتا ہے۔

(رواداری اور دینی غیرت' ص ۱۱)

لیکن افسوس صد افسوس! مسلمانوں کی کثیر تعداد دنیوی مفاد کی خاطر اسلامی غیرت و حمیت کو پس پشت ڈال کر بے حمیتی کے جوہڑ میں اس حد تک ڈوب چکی ہے کہ انہیں قادیانیوں کے ساتھ اٹھتے' بیٹھتے' چلتے' پھرتے' ذرا بھی حیاء نہیں آتی' وہ قادیانیوں کی غمی' خوشی اور دیگر تقریبات میں ماتھے پہ بے غیرتی کا تلک لگائے بڑی ڈھٹائی سے شرکت کرتے ہیں...... راقم۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
اور کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

(علامہ اقبال)

"کفار کے ساتھ ایسے دوستانہ مراسم کہ انہیں سیاہ و سپید کا مالک بنادیا جائے اور ہر بات میں انہیں کے مشورے پر اعتماد کیا جائے' اسے قرآن نے قطعاً" ممنوع قرار دیا ہے' ایسا رویہ اختیار کرنا کسی آزاد قوم اور آزاد حکومت کے شایان شان نہیں بلکہ حقیقت میں ذہنی غلامی کا دوسرا نام ہے جسے غیرت اسلام برداشت نہیں کرسکتی تفسیر المنار

میں یہ عبارت بہت جامع ہے کہ کفار کے ساتھ دوستی ممنوع ہے۔ جس سے تیرے دین کی رسوائی ہو یا دینی بھائیوں کو اذیت پہنچے یا ان کے وقار اور مفاد کو نقصان پہنچے۔"

(ضیاء القرآن' ج-۱ص-۲۲۱)

"لتجدن اشد الناس عدواۃ للذین امنوا الیھود والذین اشرکوا۔"

(مائدہ ۸۲)

"آپ پائیں گے سب لوگوں سے زیادہ مسلمانوں کا دشمن' یہودیوں کو اور مشرکوں کو اس آیات میں بتلایا گیا ہے کہ یہود کا مشرکین سے دوستی کرنا محض اسلام اور مسلمانوں کی عداوت اور بغض کی وجہ سے ہے۔ نبی کریم ﷺ کو جن اقوام سے زیادہ سابقہ پڑتا تھا ان میں یہ دونوں قومیں یہود اور مشرکین علی الترتیب (پہلا نمبر یہود کا اور دوسرا مشرکین کا) اسلام اور مسلمین کی شدید ترین دشمن تھیں' مشرکین مکہ کی ایذا رسانیاں تو اظہر من الشمس ہیں لیکن ملعون یہودیوں نے بھی کوئی کمینہ سے کمینہ حرکت اٹھا نہ رکھی تھی' حضور ﷺ کو بے خبری میں شہید کرنا چاہا تھا' کھانے میں زہر دینے کی کوشش کی' سحر اور ٹونکے کرائے' غرض غضب پر غضب اور لعنت پر لعنت حاصل کرتے رہے۔"

(تفسیر عثمانی)

"بلکہ روایات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں کو اسلام کے خلاف سازشیں' اور نت نئی شرارتیں' مشرکین مکہ کی کھلی دشمنی سے زیادہ خطرناک تھیں' انہوں نے اسلام کی بربادی اور مسلمانوں کی تباہی کے لئے طرح طرح کی تدبیریں اختیار کیں' مسلمانوں کے دو متحدہ قبیلوں' اوس اور خزرج کو دوبارہ لڑانے کی بھرپور کوشش کی۔"

"ایک دفعہ دونوں قبیلوں کے بہت سے مسلمان اکٹھے بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے' چند یہودیوں نے مجلس میں جا کر جنگ بعاث کا تذکرہ چھیڑ دیا' یہ وہ لڑائی ہے جس میں انصار کے یہ دونوں قبیلے آپس میں لڑائے تھے اور اس لڑائی نے ان کی تمام قوت برباد کر دی تھی' اس لڑائی کے تذکرے نے دونوں کو پرانے واقعات یاد دلا دیئے اور دفعتاً" عداوت کی دبی آگ بھڑک اٹھی' لعن طعن سے گزر کر تلواریں کھینچ لی گئیں' حسن اتفاق سے آنحضرت ﷺ کو خبر ہو گئی۔ آپ ﷺ نے فوراً" پہنچ کر وعظ و پند سے دونوں فریق کو ٹھنڈا کیا (اصابہ فی احوال الصحابہ ص ۸۸' ج ا سیرت النبی ص ۲۲۴' ج-۱)

مولانا مفتی محمد شفیع رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ "بہت سے حضرات فقہا نے یہی حق فساق و فجار اور دین سے عملاً" منحرف مسلمانوں کا قرار دیا ہے کہ ان کے ساتھ دلی دوستی کسی مسلمان کی نہیں ہو سکتی۔"

(معارف القرآن جلد ہشتم ص ۳۵۲)

اللہ اور اس کے رسولؐ کے دشمن ہوں تو حقیقی رشتوں کی پروا نہیں

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں' یہ لوگ سخت ذلیل لوگوں میں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ بات اپنے "حکم ازلی" میں لکھ دی ہے کہ میں اور میرے پیغمبر غالب رہیں گے بیشک اللہ تعالیٰ قوت والا' غلبہ والا ہے جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہیں' آپ ان کو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف ہیں' گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ ہوں۔ ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور ان کو اپنے فیض سے قوت دی ہے اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی' جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گا اور وہ اللہ سے راضی ہوں گے' یہ لوگ اللہ کا گروہ ہیں خوب سن لو اللہ ہی کا گروہ فلاح پانے والا ہے۔"

(سورۃ المجادلہ ۲۰ تا ۲۲)

"دنیا نے دیکھا کہ جب غلامان مصطفیٰ بدر و احد کے میدانوں میں اپنے قریبی رشتہ داروں کے سامنے صف آرا ہوئے تو جو بھی ان کا مدمقابل بنا' انہوں نے بلا تامل اس کو خاک و خون میں ملا دیا' بدر کے دن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو للکارا' فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ابن ہشام ابن مغیرہ کو قتل کیا' سیدنا علی رضی اللہ عنہ' حمزہ رضی اللہ عنہ اور عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے قریبی رشتہ داروں' عتبہ' شیبہ اور ولید کو تہ تیغ کیا۔ ابو عبیدہ ابن جراح رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کو اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کو قتل کیا۔"

(ضیاء القرآن جلد پنجم' ص ۱۵۱ تا ۱۵۲)

"تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہادری جرات اور اسلامی غیرت و حمیت کے پیکر تھے' اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کی راہ میں حائل ہونے والے باپ کو بھی صفحہ ہستی سے مٹا دیا' جس عظیم انسان نے ایسا کیا اس کا ذکر خیر طبقات ابن سعد' الریاض النضرۃ ص ۳۰۷' ابن عساکر ے ۱۵۷' اشہر مشاہیر اسلام ج-۵' ص ۸۷ اور تاریخ الخمیس ج ۲' ص ۲۴۴ پر زیب قرطاس ہے۔"

یہاں بندہ مختصراً" لکھنا چاہتا ہے ملاحظہ فرمائیں:

ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں شروع سے آخر تک مسلمانوں کو پیش آنے والے تلخ حالات میں زندگی بسر کی' ایسی شدید تکالیف اور رنج و الم میں ان کا ساتھ دیا جن شدائد و تکالیف کا روئے زمین پر رہنے والے کسی بھی دین کے پیروکار کو کبھی بھی سامنا کرنا پڑا ہو' آپ اس دور ابتلا میں ثابت قدم رہے اور ہر صورت میں اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول ﷺ کو صمیم

باقی صفحہ ۱۵ پر

اخبارِ ختمِ نبوّت

قادیانیوں کی سرعام کفریہ تبلیغ پر پابندی لگائی جائے

(رپورٹ اعجاز شیخ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اہم اجلاس سرپرست اعلیٰ ضلع بدین مولوی غلام محمد شیخ کی زیر صدارت میں ہوا۔

اجلاس میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ ضلع بدین کے علاقے شادی لارج میں قادیانیوں کی سرعام کفریہ تبلیغ پر پابندی لگائی جائے اور حکومت پاکستان کی پارلیمنٹ اور عدلیہ کے فیصلے کا پابند بنایا جائے۔ مجلس کی سالانہ بجٹ پیش کی گئی جس پر عہدیداروں نے اطمینان کا اظہار کیا۔

۲ نومبر ۱۹۹۶ء کو فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ چوک شیخ محلہ کھبٹ میں دوسری عظیم الشان "ختم نبوت کانفرنس" منعقد کی گئی۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی عہدیدار حضرت مولانا عزیز الرحمان جالندھری، حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی، حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب، حضرت مولانا لقمان علی پوری، حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمان صاحب، حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی نے خطاب فرمایا۔

کوئٹہ کے مسلمانوں کی دینی غیرت وحمیت اور قادیانیت کی رسوائی

(رپورٹ غلام حسین ناظم دفتر کوئٹہ) ۱۷ر اکتوبر پونے چار بجے دفتر ختم نبوت کوئٹہ میں ایک دوست کا فون آیا کہ ۱۸ر اکتوبر بروز جمعہ کو قادیانی کوئٹہ میں سالانہ اجتماع کر رہے ہیں فون عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے سنا اور جگہ معلوم کی تو پتہ چلا کہ قادیانی اپنی عبادت گاہ جو نئی ہے فاطمہ جناح روڈ پر اس میں پروگرام کر رہے ہیں یاد رہے کوئٹہ میں اسی روڈ پر قادیانیوں کی ایک عبادت گاہ جو ۱۹۸۷ء میں قادیانیوں کی مسلمانوں پر فائرنگ کرنے پر انتظامیہ کوئٹہ نے سیل کردی تھی اور تاحال سیل ہے اطلاع دینے والے ساتھی نے ساتھ یہ بھی بتلایا کہ قادیانیوں کو اس بات کی ہدایت کی گئی ہے کہ اجتماع میں آتے ہوئے ساتھ زیادہ سے زیادہ مسلمان نوجوانوں کو مختلف حیلے بہانوں سے لایا جائے تاکہ ان کو قادیانیت کی تبلیغ کی جاسکے فون سنتے ہی مولانا محمد علی صدیقی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر مولانا محمد منیر الدین اور مجاہد ختم نبوت جناب فیاض حسن سجاد سے رابطہ کر کے اس واقعہ کی اطلاع دی جس پر امیر محترم مولانا محمد منیر الدین صاحب نے علماء اور تمام جماعتوں کا فوری اجلاس بلانے کا حکم دیا عصر کی نماز کے بعد مولانا صدیقی اور مجلس بلوچستان کے جنرل سیکریٹری حاجی تاج محمد فیروز فون کے ذریعہ کوئٹہ کے سرکردہ علماء کرام کو اس واقعہ کی اطلاع دی اور ہنگامی اجلاس میں شرکت کی دعوت جو سر فہرست یہ حضرت ممبران شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم مولانا انوار الحق حقانی، مولانا عبدالواحد، مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی ناظم تبلیغ مجلس تحفظ ختم نبوت سپاہ صحابہ سے مولانا عبدالباقی مہتمم مدرسہ مفتاح القرآن، قاری مہر اللہ مدرسہ تجوید القرآن، جمعیت علماء اسلام کے حافظ حسین احمد سروری، نائب مدرسہ رشیدیہ مولانا عبدالستار صاحب، جمعیت علماء اسلام (س) مولانا امیر حمزہ بادینی، جماعت اسلامی کے امیر مولانا عبدالحق بلوچ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا محمد منیر الدین، مولانا عبداللہ منیر، حاجی تاج محمد فیروز، حاجی چوہدری محمد طفیل، احرار حاجی نعمت اللہ، خان حاجی شاہ محمد آغا، جناب خلیل الرحمان، غلام یاسین، حافظ محمد شریف، حافظ عبدالمجید بعد نماز مغرب دفتر ختم نبوت میں مولانا محمد منیر الدین صاحب کی صدارت میں ایک ہنگامی اجلاس ہوا جو رات ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا جس کی تفصیل درج ذیل ہے تلاوت قاری عبدالرحیم رحیمی صاحب نے کی اور اس کے بعد مولانا محمد علی صدیقی نے اجلاس کی غرض و غایت پیش کی اسی اثناء میں قادیانیوں کی طرف سے شائع شدہ دعوت نامہ بھی جماعت کو موصول ہو گیا جو اجلاس میں پڑھ کر سنایا گیا اجلاس میں تمام علماء کرام نے اس بات پر اتفاق کیا کہ قادیانیوں کا اجتماع ۱۸ر اکتوبر کو کسی طرح نہیں ہونے دیا جائے خواہ کوئی صورت بھی اختیار کرنی پڑے اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا کہ قادیانیوں کا جلسہ ساڑھے نو بجے سے شام چھ بجے تک ہے ہمیں مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر پونے نو بجے اجتماعی جلسہ کرنا چاہئے اس کی حاضرین نے منظوری دی اخبارات کے صحافی حضرات کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو ان میں سے جناب فیاض حسن سجاد صاحب نے فوری پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس کی

دعوت دی جو اسی رات امیر محترم مولانا منیر الدین کی سربراہی میں کی گئی وہاں پر موجود انتظامیہ کے نمائندوں نے انتظامیہ کو اس ہنگامی صورت حال سے آگاہ کیا پریس کانفرنس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے واضح کیا کہ کل قادیانیوں کا جلسہ کسی صورت نہیں ہونے دیں گے پریس کانفرنس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد تمام علماء کرام کی سربراہی میں تھانہ سٹی پہنچا اور قادیانیوں کے غیر قانون جلسہ کی اطلاع دی اور دعوت نامہ قادیانیوں کا ایس ایچ او کو پیش کیا جس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآنی آیت اور مرزا قادیانی کو علیہ السلام اور مرزا طاہر احمد کو خلیفہ رابع لکھا ہوا تھا اس سلسلہ میں کیس درج کرانے کے لئے درخواست دی جس میں قادیانی جماعت کے امیر احسان الحق مربی آصف جاوید چیمہ (سابق سزا یافتہ) دعوت نامہ چھاپنے والے اسد اللہ بن لال دین کو نامزد کیا علماء کرام کا وفد جب ایس ایچ او سٹی سے ملاقات کر رہا تھا اسی دوران ایس ایس پی اور سٹی مجسٹریٹ ایس ڈی ایم اور ڈی ایس پی کے آنے کی اطلاع ملی جو علماء کرام سے ملاقات کی خاطر آرہے تھے کوئٹہ انتظامیہ سے ملاقات ہوئی ایس ایس پی کوئٹہ نے علماء کرام کی موجودگی میں قادیانیوں کے اجتماع پر پابندی عائد کردی اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد کو یقین دلایا کہ قادیانی کسی حال میں اجتماع نہیں کریں گے دریں اثناء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا انوارالحق حقانی نے کمشنر سے فون پر رابطہ کرکے مسلمانان بلوچستان کے جذبات سے آگاہ کیا۔

ہنگامی اجلاس میں جس طرح احتجاجی جلسہ کا فیصلہ ہوا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے افراد جناب خلیل الرحمان صاحب حاجی نعمت اللہ خان فوری طور پر مساجد کے علماء کرام کی خدمت میں نکل کھڑے ہوئے اور علماء کرام سے درخواست کی کہ صبح کی نماز میں احتجاجی جلسہ کا اعلان کریں اور خود بھی اپنے احباب کے ساتھ تشریف لائیں علماء کرام خطباء حضرات نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس فیصلہ کو خوشی سے قبول کیا اور ۱۸ ر اکتوبر کی صبح قادیانی عبادت گاہ فاطمہ جناح روڈ کے سامنے علماء کرام' طلباء' عوام الناس کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہو جم غفیر تھا جس کو دیکھ کر کوئٹہ انتظامیہ نے علماء کرام سے درخواست کی علماء عوام الناس کو پرامن رہنے کی تلقین کریں قادیانی کسی صورت میں جلسہ نہیں کریں گے اور نہ کوئٹہ میں کسی اور مقام پر کریں گے دریں اثناء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے علاقہ کے مجسٹریٹ اور ایس ایچ او سٹی کی توجہ برائے سیل شدہ قادیانی عبادت خانہ کی طرف دلائی جس کی سیل تو نہیں تھی اور ایک طرف تالہ بھی نہیں تھا اس توجہ پر ایس ایچ او سٹی نے عبادت خانہ سیل کردیا ۱۷ ر اکتوبر شام کے اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ ۱۸ ر اکتوبر کی صبح تمام علماء کرام اور مدارس کے مہتمم اپنے اپنے مدارس سے اساتذہ اور طلباء کو ساتھ لے کر فاطمہ جناح روڈ پر تشریف لائیں۔

۱۸ ر اکتوبر کی صبح دفتر ختم نبوت میں سب سے پہلے مولانا انوارالحق حقانی اور جامع العلوم کے حضرت مولانا عبدالواحد اپنے طلباء کے ہمراہ اور بلوچستان کی عظیم شخصیت بے باق عالم دین مولانا عبدالباقی مہتمم مفتاح العلوم اور جمعیت علماء اسلام (س) کے مولانا امیر حمزہ بادینی اپنے احباب کے ہمراہ مولانا عبدالستار شاہ مہتمم رحیمیہ کے طلباء مولانا قاری شریف اللہ خطیب جامع مسجد سریاب مل مولانا عبدالرحیم رحیمی خطیب مسجد خاتم النبیین گول سیٹلائٹ ٹاؤن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے تمام احباب حاجی تاج محمد فیروز یادگار احرار چوہدری محمد طفیل احرار' جناب خلیل الرحمان حاجی نعمت اللہ خان حاجی شاہ محمد آغا جمعیت علماء اسلام (ف) مولانا غلام سرور خطیب جامع مسجد ڈاک خانہ والے اپنے جمعیت کے ساتھیوں کے ہمراہ قادیانیوں کے مقابلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تعاون کے لئے قادیانی عبادت گاہ کے سامنے علماء کرام کی معیت میں موجود رہے اور جمعہ کی نماز تک تمام علماء کرام فاطمہ جناح روڈ کا راؤنڈ لگاتے رہے اور قادیانیوں پر مایوسی چھائی رہی اور قادیانی جس عزم کے ساتھ جلسہ کرنا چاہتے تھے اسی انداز سے اللہ تعالیٰ نے ذلیل و رسوا کردیا اس پروگرام میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تمام دینی و سیاسی جماعتوں کا تعاون شامل رہا جماعت اسلامی بلوچستان کے امیر مولانا عبدالحق بلوچ نے اپنے تمام احباب کے ساتھ تعاون کیا جمعیت علماء اسلام بلوچستان کے پارلیمانی لیڈر مولانا سید عبدالباری آغا کو جس طرح قادیانی جلسہ کی اطلاع ملی تو آپ نے فوراً" کمشنر کو فون کرکے حالات کے مطابق مجلس تحفظ ختم نبوت کی ترجمانی کی اور قادیانی جلسہ پر پابندی عائد کرنے کو کہا اور مجلس تحفظ ختم نبوت دفتر میں بذریعہ فون رابطہ کرکے مجلس کے ساتھیوں کو اپنے تعاون کا بھرپور انداز میں یقین دلایا اور ۱۸ ر اکتوبر صبح سے شام تک حالات کا بھی وقتا" فوقتا" جائزہ لیتے رہے یوں اللہ تعالیٰ نے بلوچستان کو خصوصی طور پر اور پاکستان میں عوام طور پر امت مسلمہ کو قادیانیوں کے مقابلہ میں ایک بار پھر کامیابی سے ہمکنار کیا اور قادیانیت کی ذلت اور رسوائی ہوئی۔

بقیہ: مولانا اسعد مدنی

پیش کئے۔ بعد ازاں حضرت نے تفصیلی خطاب فرمایا رات دفتر ختم نبوت میں ہی قیام فرمایا' فجر کی نماز قاری محمد ادریس صاحب ہشیارپوری کی مسجد میں درس قرآن دیا۔ اس کے بعد لاہور تشریف لے گئے لاہور میں جامعہ مدنیہ میں خطاب فرمایا بروز جمعرات حضرت مولانا محمد اسعد مدنی ختم نبوت کی دعوت پر پاکستان کا ایک ہفتہ کا دورہ مکمل فرماکر دیوبند واپس تشریف لے گئے۔

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کی ⑥ نئی مطبوعات

مکمل سیٹ منگوانے پر
خصوصی رعایت

تحریکِ ختمِ نبوّت ۱۹۷۴ء جلد سوم

۶۰۰ صفحات

تالیف : مولانا اللہ وسایا صاحب

○ ۲۹ رمئی ۱۹۷۴ء آغاز تحریک سے تا ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء اختتام تحریک لمحہ بلمحہ کی مکمل تحقیقی رپورٹ ○ سانحہ ربوہ کی وجہ سے ملک گیر تحریک کی ہر شہر و قصبہ کی رپورٹیں ○ اہم شخصیات کے انٹرویوز ○ اخبارات وجرائد کی تمام خبریں، اداریے رپورٹیں ○ تاریخی اشتہارات، نظمیں ○ کتاب کا مکمل اشاریہ

کمپیوٹر کتابت، عمدہ طباعت، سفید کاغذ چار رنگا سرورق مجلد قیمت ۲۰۰/-

قومی تاریخی دستاویز (اردو)

قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کارروائی

مرزا ناصر و صدرالدین - قادیانی ولاہوری دونوں گروہوں کے مرزائی سربراہوں پر ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی میں ۱۳ دن جرح ہوئی جس کی مکمل تفصیلاً (سوالاً وجواباً) اس میں شامل ہیں اس تحریر کو پڑھنے سے آپ کو محسوس ہوگا کہ براہ راست قومی اسمبلی کی کارروائی دیکھ رہے ہیں۔

کمپیوٹر کتابت، عمدہ طباعت، سفید کاغذ مجلد چار رنگا ٹائیٹل لیمینیشن، صفحات ۳۰۰ سے زائد

قیمت ۱۵۰/- روپے

قادیانی عقائد کا انسائیکلوپیڈیا
قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ

جدید ایڈیشن

از: پروفیسر محمد الیاس برنی - ایم اے، ایل ایل بی

کمپیوٹر کتابت پہلی بار - نئے حوالہ جات - اغلاط سے مبرا، سفید کاغذ بہترین طباعت، مضبوط و عمدہ جلد - چار رنگا ٹائیٹل - ایک تاریخی علمی دستاویز جس میں قادیانی تحریک کے عقائد و عزائم، مکمل تاریخ، قادیانیوں مذہبی سیاسی قلابازیوں کی مکمل تفصیلات جس نے قادیانی تحریک کے چہرے سے پردہ چاک کر دیا۔ صفحات ۱۱۶۴

قیمت ۳۰۰/- روپے

احتسابِ قادیانیت

از قلم: مناظرِ اسلام مولانا لال حسین اختر

حضرت مناظرِ اسلام کے رد قادیانیت پر تمام رسائل کا مجموعہ

جدید حوالہ جات کا اضافہ - نئی کمپیوٹر کتابت
بہترین کاغذ - عمدہ طباعت، مضبوط جلد - رنگین ٹائیٹل۔

صفحات ۳۰۰ قیمت ۱۰۰/- روپے

رئیسِ قادیان

مرزا قادیانی کی مستند سوانح حیات

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری کے قلم سے

پہلی بار کمپیوٹر کتابت سے آراستہ و پیراستہ۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان اور مرزا جی کی پیدائش سے وفات تک اچھوتی و عمدہ تاریخی حقائق پر مشتمل مکمل سوانح۔ مرزا جی کے قول وعمل سے مزین علمی و تاریخی دستاویز - عمدہ کاغذ بہترین طباعت، مضبوط جلد - چار رنگا ٹائیٹل صفحات ۶۷۶

قیمت ۱۵۰/- روپے

تحفہ قادیانیت (جلد دوم)

کاغذ و طباعت مثالی - بہترین کمپیوٹر کتابت

تالیف

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

یہ جلد حضرت مصنف مدظلہ کے ۹ مقالات کا مجموعہ ہے۔ تاریخی، مذہبی، سیاسی مباحث پر مشتمل عمدہ علمی دستاویز ہے۔ درج ذیل عنوانات پر مقالات ہیں:
○ دارالعلوم دیوبند اور مسئلہ ختم نبوت ○ مسئلہ ختم نبوت اور مولانا نانوتویؒ ○ معرکہ قادیان ولاہور ○ ظلی نبوت کا تار عنکبوت ○ پیام اقبال اور فتنہ قادیانیت ○ مرزا طاہر کے جرمنی کے چیلنج کا جواب ○ ربوہ سے تل ابیب تک ○ ربوہ سے تل ابیب تک کے جواب کا جواب الجواب ○ مرزا قادیانی کے وجوہ ارتداد سپریم کورٹ جنوبی افریقہ میں تحریری بیان —— فتنہ قادیانیت کو سمجھنے کے لئے بہترین کتاب۔

مضبوط جلد - چار رنگا ٹائیٹل، صفحات ۴۰۰ سے زائد قیمت ۱۵۰/-

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
مکمل سیٹ پر چالیس فیصد رعایت
وی پی نہ ہوگی و پوری رقم کا پیشگی آنا ضروری ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

۲۸ / ۱ تا ۱۰ شعبان المعظم ۱۴۱۷ھ

مطابق ۲۲ دسمبر ۹۶ء تا ۹ جنوری ۱۹۹۷ء

سالانہ قادیانیت و عیسائیت کورس

بمقام: مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑوی

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب الحسینی

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب

حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب

حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مسعود

حضرت مولانا خدا بخش صاحب شجاع آبادی

حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب

مولانا مفکر محمد اسماعیل صاحب شجاع آبادی

جناب اشتیاق احمد صاحب ملتان

جناب محمد متین خالد صاحب (ایم اے، ایل ایل بی)

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب

حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی صاحب

حضرت مولانا حفیظ الرحمن صاحب

جناب طاہر رزاق صاحب (ایم اے، لاہور)

اور دیگر ماہرین فن لیکچر دیں گے

کورس میں شرکت کے لئے درجہ ثالثہ یا ایف اے اور میٹرک پاس اور پختہ علمی قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔ کورس میں علماء، خطباء، طلباء، ملازمین تمام طبقہ حیات سے وابستہ حضرات شرکت کر سکتے ہیں، شرکاء کورس کو کاغذ، قلم، رہائش، خوراک، عالمی مجلس کی منتخب مطبوعات کا سیٹ اور ڈیڑھ سو روپیہ وظیفہ دیا جائے گا۔

موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے۔ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ پوزیشن حاصل کرنے والوں کو کتب اور نقد انعام دیا جائے گا اور کامیاب شرکاء کو اسناد دی جائیں گی۔

وفاق کا امتحان ہوتے ہی جو طلباء آ جائیں گے ان کو رہائش، خوراک کی سہولت دی جائے گی۔ البتہ تعلیم ۱۰ شعبان کو شروع ہوگی۔ آج سے ہی تمام بہی خواہان مجلس دینی تعلیم کے دلدادہ اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کوشش شروع فرمائیں اور ذیل کے پتہ پر درخواستیں بھجوائیں۔

درخواستیں سادہ کاغذ پر

نام ________ ولدیت ________

مکمل پتہ ڈاک ________

تعلیم ________ پیشہ و دیگر کوائف کے ساتھ ارسال کریں

درخواستیں بھیجنے کا پتہ: (حضرت مولانا) عزیز الرحمن جالندھری، ناظم اعلیٰ مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ، ملتان، پاکستان فون 583486، 514122